قال رسول اللہ ﷺ
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

مسلسل اشاعت کے ۴۶ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ ملتان

لولاک

شمارہ ۲ جلد ۱۲

صفر المظفر ۱۴۲۹ھ فروری مارچ 2008ء

یا اللہ پاکستان کی حفاظت فرما

فرقہ ناجیہ کون؟

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے

ناقابل فراموش۔ عبرت آموز

ماہنامہ لولاک ۱۴۲۸ھ کا اشاریہ

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lolaak.clickhere2.net

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۲ ● جلد: ۱۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی صاحب مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مدیر منتظمہ: حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروق
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486-4514122

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

یااللہ! پاکستان کی حفاظت فرما!	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد	3
مدارس عالیہ کے ذمہ دار حضرات کی خدمت میں	اکابر وفاق المدارس	4

مقالات ومضامین

حیات عیسیٰ علیہ السلام	پروفیسر سید شجاعت علی شاہ	5
ایک عارف ”ربانی کی رحلت	حضرت مولانا محمد عابد	8
فرقہ ناجیہ کون؟	حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ	12
مولانا محمد شریف جالندھریؒ حیات وخدمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	17
ناقابل فراموش......عبرت آموز	مولانا محمد اکرم طوفانی	19
خطیب ختم نبوت صاحبزادہ طارق محمود	محمد ندیم۔ایم۔اے	23
آہ! حافظ محمد حیات انگویؒ	مولانا اللہ وسایا	27
جھوٹے مہدی	مولانا حافظ مجیب الرحمٰن	28

ردقادیانیت

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے	مولانا اللہ وسایا	37

متفرقات

ماہنامہ لولاک ملتان ۱۴۲۸ھ کا اشاریہ	محمد حنیف شاہد	44

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

یا اللہ! پاکستان کی حفاظت فرما!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے عاشورہ محرم خیریت سے گزر گیا۔ بعض لوگوں کا خدشہ تھا کہ ایجنسیاں اور وہ قوتیں جو انتخابات ملتوی کرانے کے درپے ہیں۔ اس موقعہ پر فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دے کر انتخابات کے التواء کا جواز مہیا کریں گی۔ یہ سب خدشات غلط ثابت ہوئے۔ اب ملک کے طول وعرض میں انتخابات کی گہما گہمی شروع ہے۔ بظاہر انتخابات ۱۸ فروری کو منعقد ہوں گے۔ خدا کرے کہ اسلامی وملکی مفادات کی نگہداد اچھی قیادت منتخب ہوکر آئے جو ملک کو موجودہ سیٹ کے پیدا کردہ بحران اور گرداب سے نکال سکے۔ ہمارے صدر مملکت نے آٹھ سالوں میں غیر ملکی اسی دورے کئے۔ ہر سال دس غیر ملکی دورے۔ گویا ہر ماہ سوا ماہ کے بعد باہر کا ٹور اس پر کروڑوں کے اٹھنے والے اخراجات روشن خیال حکمران کی روشن خیالی کی نذر ہوگئے۔

آخری دورہ یورپ حال ہی میں ہوا۔ جہاں محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل کی صفائی، چوہدری افتخار معزول چیف جسٹس پر الزامات کی بھرمار اور خلاف مرضی سوال پوچھنے والے صحافی کو دو چار لگا دینے کی خبروں نے اندرون وبیرون ملک پاکستانیوں کو شرمائے رکھا۔

ادھر ملک عزیز میں سابق فوجی قیادت نے متفقہ طور پر صدر مشرف سے اقتدار چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا۔ صدر مملکت نے ان کو بھی آڑے ہاتھوں لیا۔ آج کے اخبارات میں پاکستان کی دینی قیادت اور تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کی مشترکہ اپیل شائع ہوئی ہے کہ حکومت نہ صرف جاری پالیسیوں کو ختم کرے۔ بلکہ صدر مملکت صدارت سے دستکش ہوجائیں۔

ریٹائرڈ فوجی قیادت کے بعد اب دینی قیادت کو جناب پرویز مشرف آڑے ہاتھوں لیں گے۔ اپوزیشن رہنما (ن) لیگ کے قائد سے لے کر ریٹائرڈ فوجی قیادت تک، سابق چیف جسٹس آف پاکستان سے لے کر دینی قیادت تک، تمام قومی قیادت صدر مملکت سے استعفاء دینے کا مطالبہ کر رہی ہے اور صدر مملکت ہیں کہ پیٹھ پر ہاتھ نہیں دھرنے دیتے۔

آٹا، بجلی اور گیس کے بحرانوں نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ ملک کے قرضوں کا حجم بڑھ گیا ہے اور زرمبادلہ روزانہ باہر منتقل ہو رہا ہے۔

ان حالات میں اسلامیان وطن سے اپیل ہے کہ دعا ودوا کے لئے آگے بڑھیں۔ آنے والے انتخابات میں سوچ سمجھ کر اپنی رائے کا استعمال کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ رب العزت ملک عزیز پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ آمین ۰ بحرمۃ النبی الکریم!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Wifaq-ul-Madaris-il-Arabia, Pakistan. وفاق المدارس العربیہ پاکستان

061-6539376-6539665 : فون نمبر
061-6539485 : فیکس نمبر
مرکزی دفتر : گارڈن ٹاؤن، شیر شاہ روڈ ملتان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدارس عالمیہ کے ذمہ دار حضرات کی خدمت میں

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے۔ ہمارے حضرات اکابر نے جہاں دین کے دیگر شعبوں میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ وہاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ''فتنہ قادیانیت'' کے رد میں بھی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

مدارسِ عربیہ کے عزیز طلبہ کی اس موضوع سے آگاہی کے لئے کتاب ''آئینہ قادیانیت'' کو وفاق المدارس العربیہ نے عالمیہ سال اوّل (درجہ مشکوٰۃ) میں داخلِ نصاب کیا ہے۔ اس کتاب میں قدیم مواد کو جدید اسلوب میں مرتب کیا گیا ہے، جو انتہائی مفید ہے۔

اس بات کا افسوس ہے کہ بعض مدارس میں یہ کتاب نہیں پڑھائی جارہی اور اگر پڑھائی بھی جاتی ہے تو اس پر خصوصی توجہ نہیں دی جاتی۔ ہماری تمام مدارس سے گذارش ہے کہ وہ پورے اہتمام اور توجہ سے اس کتاب کو پڑھائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جن مدارس میں ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھائی جارہی وہ جلد از جلد اس کے پڑھانے کا اہتمام کریں گے اور اس پر خصوصی توجہ بھی دیں گے۔

''آئینہ قادیانیت'' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے اصل لاگت پر دستیاب ہے۔

(مولانا) سلیم اللہ خان
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(مولانا) محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حیات عیسیٰ علیہ اسلام!

قسط نمبر:۳ پروفیسر سید شجاعت علی شاہ

۱...... بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث میں ابن صیاد کا ذکر کیا گیا ہے اور طویل حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو قتل کر دوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان یکن ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسیٰ ابن مریم ۰ والایکن ہو فلیس لك ان تقتل رجل من اھل العھد (مشکوٰۃ ص ۴۷۹) '' ﴿اگر دجال یہ ہے تو اس کے قاتل تم نہیں عیسیٰ ابن مریم ہوں گے اور اگر یہ دجال نہیں تو تم ایک ذمی کو قتل نہیں کر سکتے۔﴾

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے اور یہ بھی کہ دجال انہیں کے ہاتھوں سے قتل ہوگا۔

۲...... ''عن علی ابن ابی طالبؓ قال یقتل اللہ تعالیٰ الدجال بالشام علی عقبۃ یقال لھا عقبۃ افیق لثلاث ساعات یمضین من النھار علی یدی عیسیٰ بن مریم (کنزالعمال ص ۲۶۷ ج ۷) '' ﴿حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے دجال کو شام میں تین ساعت دن چڑھے ایک گھاٹی میں جس کو افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے قتل کرے گا۔﴾

۳...... ''عن مجمع بن جاریۃ الانصاریؓ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد ۰ عن عمران بن حسین ونافع بن عتبہ وابی برزہ وحذیفہ بن اسید وابی ھریرہ وکیسان وعثمان ابی العاص وجابر وابی امامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرہ بن جندب والنواس بن سمعان وعمر بن عوف وحذیفہ بن الیمان (رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین) ھذا حدیث صحیح (ترمذی ج ۲ ص ۴۸) ''

۴...... ''عن ابی ھریرۃؓ مرفوعا لیس بینی وبین عیسیٰ نبی وانہ نازل فاذارا۔ یتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرہ والبیاض ینزل بین الممصرتین کأن راسہ یقطروان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویھلك اللہ فی زمانہ الملل کلھا الاالاسلام ویھلك اللہ فی زمانہ المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون (ابوداؤد ص ۲۴۶ ج ۲) '' ﴿حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عیسیٰ اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اتریں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لو کہ وہ ایک آدمی متوسط قد، سرخ سفید دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے اتریں گے۔ گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ ان کو پانی نے مس نہیں کیا ہوگا۔ پس لوگوں سے اسلام پر مقاتلہ اور جہاد کرے گا۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دے گا اور جزیہ کو موقوف

کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام ملل کو ہلاک کر دے گا۔ سوائے اسلام کے پھر سب مسلمان رہ جائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ، مسیح الدجال کو ہلاک کرے گا۔ پس وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔﴾

۶...... ''عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ المهدی منی اجل الجهة اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجوراً یملك سبع سنین (رواه ابوداؤد، مشکوٰة ٤٧٠)'' ﴿حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں ہے۔ روشن وکشادہ پیشانی، بلند ناک، وہ زمین کو اس طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔ وہ سات سال تک زمین پر حکومت کرے گا۔﴾

۷...... ''عن ام سلمةؓ قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة (رواه ابوداؤد، مشکوٰة ٤٧٠)'' ﴿حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عترت میں سے یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔﴾

۸...... ''عن عبداللہ بن عمروؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمساً واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواه الجوزی فی کتاب الوفا (مشکوٰة ٤٨٠)'' ﴿عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ وہ پینتالیس برس تک دنیا میں رہیں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ قیامت کے روز ایک قبر سے ابی بکرؓ وعمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔﴾

۹...... ''عن عبداللہ بن سلامؓ قال مکتوب فی التوراة صفة محمد ﷺ وعیسیٰ ابن مریم یدفن معه ۰ قال ابومودود قد بقی فی البیت موضع قبر (رواه الترمذی، مشکوٰة ٥١٠)'' ﴿حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ تورات میں محمد کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی قبر میں عیسیٰ بن مریم دفن ہوں گے۔ ابومودود کا بیان ہے کہ جس حجرہ مبارک میں حضور ﷺ کی قبر مبارک ہے اس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔﴾

۱۰...... ''عن ابی اسحق قال قال علیؓ ونظر الی ابنه الحسن قال ان ابنی هذا سید کما سماه رسول اللہ ﷺ وسیخرج من صلبه رجل یسمیٰ باسم بینکم یشبه فی الخلق ولا یشبه فی الخلق ثم ذکر قصه یملأ الارض عدلا (رواه ابوداؤد، مشکوٰة ٤٧١)'' ﴿ابی اسحق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا یہ میرا بیٹا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سید ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی

کے نام پر ہوگا۔ اخلاق وعادات میں وہ حضورﷺ سے مشابہ ہوگا۔ صورت وشکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کے عدل وانصاف کا واقعہ بیان فرمایا۔﴾

ان تمام شواہد سے یہ امور واضح ہوگئے کہ جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ وہی عیسیٰ ابن مریم قرب قیامت میں دمشق میں امام مہدی کی موجودگی میں نازل ہوں گے۔ عیسیٰ بن مریم کے علاوہ کوئی شخص (غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ) مسیح نہیں ہوسکتا۔ امام مہدی حضورﷺ کی بیٹی فاطمۃ الزہراءؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ کوئی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ قوم مغل برلاس مہدی نہیں ہوگا۔

قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کا مطالعہ یہ بھی بتاتا ہے کہ جہاں بھی مسیح کا تذکرہ ہے وہاں عیسیٰ ابن مریم کے الفاظ ہیں اور صرف مسیح نہیں ذکر کیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ عیسیٰ یا مسیح نہیں بن سکتا۔ بلکہ مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں وہی نازل ہوں گے اور وہی دجال کو قتل کریں گے اور ان کی آمد سے پہلے ایک شخصیت امت میں محمد ابن عبداللہ حسن بن علیؓ کی اولاد میں سے موجود ہوں گے۔

حضورﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن مجید میں ارشاد ہے:''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)'' ﴿محمدﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔﴾

خاتم النبیین کا مطلب امت کے تمام علماء، فقہا، صوفیا، مفسرین اور محدثین، صحابہ کرامؓ یہ کرتے ہیں کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپﷺ آخری نبی ہیں۔ اس پر قرآن مجید کی ایک سو سے زیادہ آیات اور سینکڑوں احادیث نبویؐ موجود ہیں۔

مرزائی اپنی گمراہ روش کے مطابق بجائے مرزا قادیانی کی ذاتی اور نجی زندگی لوگوں کو بتانے سے پہلے حیات مسیح کے بارے میں لوگوں کو شکوک میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر انتہائی مکاری کے ساتھ مرزا قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی بتاتے ہیں اور پھر خاتم النبیین کی خودساختہ تاویل کے ذریعے اسے نبی بنادیتے ہیں۔ خودتو گمراہ ہوتے ہی ہیں۔ بعض سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے فریب میں لاکر گمراہ کردیتے ہیں۔

مسیح حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ جو آسمان سے بنفسہ نازل ہوں گے۔ امام مہدی حضرت فاطمۃ الزاہراءؓ کی ذریت میں حضرت علیؓ کی ایک روایت کے مطابق حضرت حسنؓ کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور محمد اسم مبارک ہوگا۔ والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

اب یہ شخص نہ مسیح ہے نہ مہدی اور نہ ہی نبی، کہ نبوت ختم ہوچکی ہے۔

اس مضمون کی مکمل تشریح تحفہ قادیانیت جلد اول ص۱۵، احتساب قادیانیت جلد چہارم ص۳۶۵، احتساب قادیانیت جلد ششم ص۳۲۱، احتساب قادیانیت جلد دوم ص۱۵، آئینہ قادیانیت ص۲۷ وغیرہ میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ جہاں علمائے امت نے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کیا ہے۔ اس مختصر مضمون میں اب ختم نبوت کے متعلق چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ (جاری ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عارف ربانیؒ کی رحلت

حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ، استاذ جامعہ خیر المدراس، ملتان

۲۲/ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۲/ جنوری ۲۰۰۸ء بدھ کی شب میں قطب الارشاد سیدی ومرشدی حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ راشد عارف ربانی اور سلسلہ نقشبندیہ بہلویہ کے، گل سرسبد، حضرت حاجی محمد حسین صاحبؒ نقشبندی کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

قحط الرجال کے اس دور میں جہاں ہر طرف مادّیت کا غلغلہ ہو ایسے پاکیزہ انسانوں کا وجود بسا غنیمت ہے جن کا محبوب مشغلہ ذکر اللہ اور اتباعِ سُنّت ہو۔ ان کی دعوت ذکر ودُعاء ہو۔ وہ خود ہر وقت اللہ کریم کی محبت و معرفت کے نشہ میں سرشار رہتے ہوں اور ان کی پاکیزہ صحبت سے ''غافل'' ذاکر اور متبع سُنّت بنتے ہوں۔

حضرت حاجی محمد حسین صاحبؒ کا شمار یقیناً ایسے ہی صالحین میں ہوتا تھا۔ مسند احمد کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے بہتر آدمی کون سا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال صالحہ ہوں۔ اللہ پاک نے آپ کو عمل صالح کے ساتھ ایک سو پندرہ برس کی طویل زندگی عطاء فرمائی تھی۔ آپ کی ساری ہی زندگی اخلاص وتقویٰ، تواضع وسادگی، ذکر وفکر اور خدمت ومجاہدہ میں گزری۔ عنفوانِ شباب میں سلطان الاولیاء حضرت اقدس مولانا فضل علی شاہ صاحبؒ مسکین پوری سے بیعت وتعلق اور پھر ساٹھ سال سے زائد عرصہ تک مرشدنا امام ربانی حضرت اقدس بہلویؒ کی مبارک صحبت وبے مثال خدمت اور محبت واَدب نے آپؒ کو رشد وہدایت کا ایک مینار بنا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس بہلویؒ نے آپ کو خلافت سے بھی نوازا۔

جامعہ اشرف العلوم شجاع آباد کی نظامت

مرشدنا حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلویؒ جب اپنے وطن بستی ''بہلی'' سے شجاع آباد کی طرف منتقل ہوئے تو آپؒ نے حبیب آباد میں اپنی خانقاہ کے ساتھ مدرسہ اشرف العلوم کی بنیاد بھی رکھی جو کہ ماشاء اللہ اب تک قائم ودائم ہے۔ حضرت مرشد صاحبؒ کے فرمان پر آپؒ نے ایک طویل عرصہ تک اس مدرسہ کی نظامت کے فرائض بھی پوری تندہی سے سرانجام دیئے۔ بوجہ غایت تواضع کے آپ نے ہمیشہ اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی اور کبھی اپنی امتیازی حیثیت بنانے کی کوشش نہیں کی، روزانہ اپنے گھر بستی ''ککر۔۔۔ والا'' سے سائیکل پر شجاعباد تشریف لاتے (جبکہ اس زمانہ میں راستہ بھی کچا تھا) اور اپنے فرائض سرانجام دیتے اس کے ساتھ اپنے حضرت مرشد صاحبؒ کی صحبت بابرکت سے بھی فیضیاب ہوتے۔ اسی محبت اور تعلق کی وجہ سے حضرت اقدس بہلوی قدس سرہٗ متعدد بار آپؒ کے گاؤں ککرے والا تشریف لے گئے۔

خانقاہی جدوجہد کا آغاز

غایت تواضع کی وجہ سے آپؒ خانقاہی کام باقاعدہ طور پر نہ کرتے تھے مگر ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ میں

حضرت اقدس بہلویؒ کے خلیفہ راشد حضرت قاری شیر محمد سندھی صاحبؒ کا انتقال علاقہ شجاع آباد میں ہوا اور تدفین آپ کے ہاں ہوئی۔ جس کے بعد حضرت قاری صاحبؒ کے اہلِ تعلق کا رُخ حضرت حاجی صاحبؒ کی طرف ہو گیا۔ حضرت حاجی صاحب نے کام شروع کرنے سے بہت عذر کیا مگر اہلِ تعلق کے اصرار پر بنامِ خدا کام شروع کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا محمد اشرف شاد صاحب نے بھی بہت ہمت افزائی فرمائی۔ وقت کے ساتھ ساتھ کام کی رفتار بھی حیرت انگیز طور پر بڑھتی گئی۔ آپؒ کا معمول بیعت کرنے اور خلافت دینے کا نہ تھا۔ آنے والوں کو ذکر اللہ کی کثرت، اتباع سُنّت اور اہتمامِ دُعا کی ترغیب دیتے اور سلسلہ نقشبندیہ کے اذکار تلقین فرماتے۔ اذکار و مراقبات پورا کرنے والوں کو ہدایت ہوتی کہ وہ دوسروں کو سکھائیں۔ نیز آپ سالکین کی زبانی و تحریری طور پر بھی رہنمائی فرماتے رہتے۔ جب پیرانہ سالی کی وجہ سے ذاکرین کی خدمت میں دشواری پیش آنے لگی تو آپ نے اپنے خاص تربیت یافتگان میں سے حضرت سید ساجد حسین گردیزی صاحب اور حضرت پروفیسر غلام محمد صاحب کو شریکِ کار بنالیا۔ دونوں بزرگ ہفتہ میں تین تین یوم آپ کے ہاں گزارتے۔ ان کے علاوہ حاجی محمد اکرم صاحب، جناب میاں احسان الحق صاحب بودلہ، جناب محمد طفیل صاحب بھی حاضر باش خدام میں سے تھے اور خانقاہی خدمت بھی کرتے رہتے تھے۔ صاحبزادہ جناب قاری محمد قاسم صاحب بھی وقتاً فوقتاً مراقبہ کراتے رہے۔ ان شاء اللہ انہی جیسے حضرات سے آپ کا ''سلسلہ'' آگے چلے گا۔

دُعاءِ مرشد کی برکات اور تواضع کے ثمرات

حدیث پاک میں ہے کہ جو اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اس کو بلند کرتے ہیں۔ حضرت حاجی صاحبؒ میں تواضع و عبدیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جس کے ثمرات کا کھلی آنکھوں مشاہدہ ہوا۔ آپ کا گھر شجاع آباد سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دُور ایک چھوٹے سے گاؤں ''ککرے والہ'' میں ہے۔ جہاں ظاہری آسائش کا کوئی سامان نہیں ہے۔ مگر اس کو اللہ کا فضل، دُعائے مرشد کی برکت اور آپ کی اپنی تواضع و عبدیت کا ثمرہ ہی کہیں گے کہ اللہ پاک نے آپ کی طرف دُور و قریب کے لوگوں کے قلوب کو حیرت انگیز طور پر متوجہ کر دیا تھا۔ ہر اسلامی ماہ کی دوسری جمعرات کو آپ کے ہاں ماہانہ اجتماع صوفیاء کا ہوا کرتا تھا جس کے لئے نہ کوئی اشتہار ہوتا اور نہ ہی لوگوں کو جمع کرنے کا اور کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جاتا مگر عموماً پورے مُلک سے پانچ صد کے قریب اس اجتماع میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے اور اپنے قلوب کو ذکر اللہ سے منور کرتے تھے۔ آپ کا بیان انتہائی سادہ اور مؤثر ہوتا۔ معمولی فرق کے ساتھ اکثر ایک ہی طرح کے چند بیانات ہوتے تھے جن کا موضوع ذکر اللہ کی ترغیب اور محبت الٰہی کی اہمیت ہوتا مگر عوام و خواص پروانہ وار آپ پر فدا ہوتے اور ان بیانات سے مستفید ہوتے۔ بے شمار لوگوں کی زندگیوں کی کایا پلٹ گئی۔ گویا کہ کئی ''راہزن، رہبر'' بن گئے۔ بیان کے بعد دُعا میں ایک خاص کیف ہوتا۔ آپ جب پُرسوز انداز میں ''یا الٰہی'' کہتے تھے تو عموماً آنکھیں پُرنم ہو جاتی تھیں۔ وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون ۔

خانقاہ کے شب و روز

آپ کے ہاں سالکین کی آمد و رفت شب و روز جاری رہتی تھی۔ جو ماہِ مقدس میں اور بڑھ جاتی۔ قرآن و حدیث میں کثرت ذکر اللہ کی ترغیب وارد ہوئی ہے۔ اللہ پاک نے حضرت حاجی صاحب کو کثرتِ ذکر اور خلوت کا

ذوق خوب عطا فرمایا تھا۔ آپ آنے والوں کو اس کی ترغیب دیتے تھے۔ نیز اپنے پاس تین دِن گزارنے کا بھی فرماتے۔ چنانچہ خلقِ کثیر کا کہنا ہے کہ تین یوم کی مقناطیسی صحبت اور ذکر اللہ کی کثرت کے بعد ذکر اللہ کا ایک خاص شوق و اُنس اپنے اندر محسوس کیا جاتا تھا جس کے بعد عموماً انسان اپنی زندگی کو ذکر و فکر والی بنانے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ ایک بار احقر کو حضرتؒ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی ہے کہ جو میری اس مسجد میں (ذکر و فکر کے لئے) آ جائے اسے خالی نہ لوٹانا۔ آپؒ کی دُعا کی قبولیت کے آثار واضح طور پر دیکھنے میں آئے اور آ رہے ہیں۔ آنے والوں کو ہدایت ہوتی تھی کہ وہ اپنے وقت کو ذکر و مراقبہ، دُعا اور تلاوت میں گزاریں۔ عصر کے بعد ہدایت تھی کہ قریبی جنگل میں چلے جائیں اور خلوت میں اللہ کریم کے سامنے خوب روئیں اور دُعائیں کریں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کل ہم لوگوں میں توفیق دُعا کی کمی ہے۔ اس ذیل میں الحزب الاعظم اور مناجات مقبول کا ورد رکھنا بڑا مفید ہے۔ اُردو خواں حضرات صرف ترجمہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ معمولات میں تہجد کا پڑھنا بھی خاص طور پر ہے۔ حاضر ہونے والے علماءِ کرام صبح کی نماز کے بعد درسِ قرآنِ کریم بھی دیتے۔ ویسے بھی علماءِ کرام کے بیان ہوتے رہتے ہیں جن کا موضوع ذکر و مراقبہ، دُعا اور اتباعِ سُنّت کے ساتھ اہمیت تزکیہ باطن ہوتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ خانقاہ تو نام ہی مرکز تزکیہ کا ہے۔ جہاں صحبت شیخ، ذکر اللہ کی کثرت، اہمیت دُعا، خلوت، محاسبہ نفس کا ذوق اجاگر ہوتا ہے۔ صاحبزادہ حافظ محمود احمد صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ آنے والے سالکین کی خدمت میں ناز برداری کی حد تک مشغول رہتے اور یوں یہ کاروانِ محبت و معرفت رواں دواں رہا۔

حضرات علماء کا اکرام

حضرات علماء کرام کی ایک تعداد بھی آپ سے فیضیاب ہوئی۔ آپ آنے والے علماء کرام کا خاص طور پر اکرام فرماتے اور اُن سے ذکر اللہ کی ضرورت و اہمیت کا تذکرہ فرماتے۔ نیز تمام دینی شعبوں اور ان کے خدام کے لئے دُعا کرتے۔ چونکہ آپ اصطلاحی عالم نہ تھے اس لئے ان سے رہنمائی بھی حاصل کرتے اور فرماتے کہ اگر کوئی غلط بات دیکھو تو مجھے مطلع کرو۔ حضرات علماء کرام بھی آپ کے منور قلب کی ضیاء پاشیوں سے اپنے قلوب کو گرماتے اور سلسلہ نقشبندیہ کے اذکار و مراقبات سیکھتے اور آپؒ کے کثرت ذکر اللہ و خلوت کے ذوق کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتے۔

حرمین شریفین کی حاضری

حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کو نو بار حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی۔ گزشتہ چھ سال سے مسلسل آپ خدام کی ایک جماعت کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ حرمین شریفین میں رہنے والے اہلِ حاجت سے خاص طور پر ہمدردی تھی۔ چنانچہ یہاں سے ایک بڑی رقم وہاں کے اہلِ حاجت کے لئے لے جاتے اور ان میں تقسیم فرماتے۔ آپ کے رفقاءِ سفرِ حج کا کہنا ہے کہ حرمین شریفین میں آپ کا سارا وقت ایک خاص کیفیت میں گزرتا تھا۔

دمِ واپسیں

ایک عرصہ سے آپؒ خانقاہی محنت کی وجہ سے دُور و قریب کے اسفار بھی اسی پیرانہ سالی میں کرتے رہے۔ ضعف و علالت بھی بڑھ رہے تھے، علاج بھی ہوتا رہا۔ چند سال قبل جادو کے اثرات بھی محسوس کئے گئے جس کا علاج بھی ہوا۔ بسا اوقات تکلیف بہت بڑھ جاتی۔ ساری ساری رات نیند نہ آتی تھی مگر اس کے باوجود معمولات

جاری رہے۔ آپ ۲۱/ ذی الحجہ کی رات ۱۰:۰۰ بجے حج سے واپس بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے۔ شدید سردی کے باوجود ہوائی اڈا پر مختلف شہروں کے احباب موجود تھے۔ احقر بھی اپنے فرزند مولوی محمد عبداللہ مدنی سلمہٗ کے ساتھ حاضر ہوا۔ اس وقت طبیعت میں خاصا نشاط تھا۔ زیارت مصافحہ اور دُعا کے بعد آپ اسی وقت اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔ دوسری شب میں آرام کے لئے سوئے نصف شب کے بعد آپ کے خادمِ خاص حاجی محمد اکرم صاحب کو شبہ ہوا، ڈاکٹر صاحب کے آنے پر معلوم ہوا کہ آپؒ کی روح مبارک تو نیند ہی میں پرواز کر چکی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس حادثہ کی اچانک خبر سے اہلِ تعلق خصوصاً سکتہ میں آ گئے۔ بے شک یہ دُنیا دار الفناء ہے مگر ایک عارف کی موت بھی تو عالَم کی موت ہے۔ مغموم قلوب اور پُر نم آنکھوں کے ساتھ اگلے روز بدھ کو ۴:۰۰ بجے شام جنازہ کا اعلان کیا گیا۔ صبح صاحبزادہ قاری محمد قاسم صاحب کی معیت میں خدام کی ایک جماعت نے غسل دیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

رات وفات کے وقت چونکہ تمام قومی اخبارات چھپ چکے تھے اس لئے ان ذرائع سے اطلاع نہیں دی جا سکی مگر یہ اندوہناک خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ پورے مُلک سے عوام و خواص خصوصاً مدراس کے طلباء و علماء کرام و مشائخ عظام کی آمد شروع ہو گئی۔ قدرتِ الٰہی نظر آ رہی تھی کہ شہر سے دُور ایک جنگل میں دس ہزار سے زیادہ عوام علماء و صلحاء و مشائخ کا مجمع اکٹھا ہو گیا۔ نمازِ جنازہ سے پہلے صاحبزادہ قاری محمد قاسم صاحب نے اعلان کیا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح حضرت اباجی مرحوم کی زندگی میں ذکر و فکر کا کام ہوتا تھا ویسے ہی اس کام کو جاری رکھا جائے گا۔ ورثاء و احباب سے مشورہ کے بعد صاحبزادہ جناب قاری محمد قاسم صاحب نے احقر کو نمازِ جنازہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ قبر مبارک آپ کے دیرینہ رفیق حضرت قاری شیر محمد صاحبؒ کے ساتھ بنی۔ تدفین کے وقت آہوں اور سسکیوں کا بڑا رقت آمیز منظر تھا، خدام نے بزبانِ حال یوں کہا

اب یہ جنت کا مسافر خدا کے سپرد ہے

اللھم اغفرہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ وابدلہ داراً خیرا من دارہ واھلا خیراً من اھلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وادخلہ جنۃ الفردوس۔ آمین!

الحمدللہ! آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کا خانقاہی کام جاری و ساری ہے۔ آپ کے فرمان کے مطابق جناب حضرت پروفیسر غلام محمد صاحب امیرِ جماعت ہیں۔ ان کے نائب حضرت سید ساجد حسین گردیزی صاحب اور صاحبزادہ حضرت قاری محمد قاسم صاحب تجویز ہوئے۔ دُعا ہے کہ اللہ پاک آپ کی خانقاہ کو ذکر و فکر کے ساتھ آباد رکھے۔ آمین!

حضرت حاجی محمد حسین صاحب مرحوم کو جدا ہوئے ابھی کچھ عرصہ نہیں گزرا مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ فراقِ حبیب کو ایک زمانہ گزر چکا ہے آپ کی مبارک مجالس، نورانی شکل، آپ کی صحبت کی تاثیرات رہ رہ کر یاد آتی ہیں اور دِل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے اور اپنی یتیمی کا احساس ستاتا ہے۔ رب کریم کی رحمت سے قوی اُمید ہے کہ ان شاء اللہ وہ وابستگان کی دستگیری فرماتے رہیں گے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فرقہ ناجیہ کون ہے؟

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

’’وعن معاویۃؓ قال قام فینا رسول اللہ ﷺ فقال الا ان من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ھذہ الامۃ ستفرق علی ثلاث وسبعین فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ رواہ احمد وابوداؤد وزاد فی روایۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم الاھواء کما تتجاری الکلب بصاحبہ لایبقی منہ عرق ولامفصل الادخلہ (کذافی الترغیب والترغیب)‘‘

حضرت معاویہؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا اس بات کو خوب سن لو کہ تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جن میں سے بہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں ہوگا اور یہ ایک جنتی فرقہ وہی ہوگا جو (کتاب وسنت پر چلنے والی) جماعت ہوگی۔ (احمد) سنن ابوداؤد میں بھی یہ روایت ہے۔ اس میں اتنا اور اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر خواہشات کا جذبہ اس طرح سے سرایت کر جائے گا۔ جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہر رگ اور ہر جوڑ میں پاگل پن کا اثر ہڑک کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بتایا ہے کہ اس امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔ ان میں ایک جنتی اور باقی فی النار ہوں گے۔

پہلے تو اس فرقہ کی تعین کر لیجئے جس کو جنتی بتایا ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کر کے اسی وقت تعیین کرالی تھی۔ جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ’’من ھی یارسول اللہ ﷺ‘‘ ﴿یعنی وہ ایک جنتی فرقہ کونسا ہوگا۔﴾ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’ماانا علیہ واصحابی‘‘ ﴿یعنی یہ جماعت وہ ہوگی جو اس طریقہ پر ہو جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں﴾ اس سوال وجواب سے واضح طور پر فرقہ ناجیہ کی تعیین ہوگئی۔

حضور ﷺ کے اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے کیا عقائد واعمال تھے اور ان کی زندگی کا کیا مشغلہ تھا اور کیا نصب العین تھا۔ مقصد حیات کیا تھا، عبادات اور اطاعت، تجارت اور زراعت، حکومت اور سلطنت، مصاحبت اور معاشرت اور آداب واخلاق کے بارے میں کیا طرز زندگی تھا۔ ان تمام سوالوں کے جوابات کتاب وسنت میں اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ عہد نبوت سے لے کر برابر ایسے اہل علم اور اہل عمل موجود رہے ہیں جنہوں نے کتاب وسنت کو حرز جان بنایا اور صاحب رسالت ﷺ کے طریقہ کو اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے طرز زندگی کو اپنی زندگی کا پروگرام بنالیا۔ اس پر جئے اور اس پر مرے۔ ان کی مخالفت میں بڑے بڑے فرقے اٹھے اور سخت ترین فتنے ابھرے جو اپنی اپنی بولیاں بول کر رخصت ہوگئے۔ یہی وہ جماعت حقہ ہے جس کے متعلق ایک حدیث میں اس طرح

پیشین گوئی فرمائی گئی:''لایزال من امتی امة قائمة بامر اللہ لایضر هم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یأتی امراللہ وهم علی ذالك''

اس پیشین گوئی پر نظر کرتے ہوئے اگر اس جماعت کی تلاش کی جائے جو عہد نبوت سے لے کر برابر ایک ہی طریقہ پر رہی ہے۔ وہ یہی جماعت ہے جس نے کتاب وسنت پر مر مٹنے کو زندگی کا مقصد بنایا اور حضرات صحابہؓ کے اتباع واقتدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے زندگیاں گزاریں۔

اس جماعت کے برخلاف جتنی جماعتیں نکلیں اور جتنے فرقے اٹھے (خواہ ختم ہوکر صفحہ قرطاس پر ان کا ذکر رہ گیا ہو اور خواہ صفحہ ارض پر اس وقت موجود ہوں یا آئندہ وجود میں آکر عوام کے سامنے آئیں) ان کے خوشنما لیبل کو دیکھ کر دھوکہ میں آنے کے بجائے ماانا علیہ واصحابی کی کسوٹی پر پرکھ لینا لازم ہے۔ جس فرقہ کو حضور اقدس ﷺ اور حضرات صحابہ کرامؓ کے اتباع کی ضرورت سے انکار ہو وہ ہرگز فرقہ ناجیہ نہ ہوگا۔

یہیں سے یہ مسئلہ بھی حل ہوگیا کہ آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین تمام تر فرقہ ناجیہ کے مصداق ہیں اور وجہ اس کی یہی ہے کہ فقہ کے ان چاروں اماموں اور ان کے اتباع واشیاع نے ماانا علیہ واصحابی کو ہمیشہ معیار حق بنایا ہے۔ ان میں فروع وجزئیات کا جو اختلاف ہے وہ بھی حضرات صحابہ کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ میں عقائد وضروریات دین میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ چنانچہ آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین میں بھی کوئی عقائد کا اختلاف نہیں ہے اور فروع کے اختلاف میں چونکہ ہر مسلک کے حضرات یہ دیکھتے ہیں کہ ہر صاحب مسلک کسی نہ کسی صحابی کے مسلک کا پیرو بنا ہوا ہے۔ اس لئے آپس میں تکفیر وتفسیق اور تجہیل وتذلیل کے فتوے نہیں چلتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آئمہ اربعہ کے مقلدین آپس میں ایک دوسرے کو اہل حق سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کی کتابوں سے مستفیض ہوتے ہیں اور ہر مسلک کے آئمہ اور اکابر کا نام نہایت ادب سے لیتے ہیں اور رحمتہ اللہ علیہ کی دعا دیتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ حنبلی تھے اور حجتہ الاسلام حضرت امام غزالیؒ اور فخر الاسلام حضرت امام رازیؒ دونوں شافعی المذہب تھے۔ اس کے باوجود حنفیہ ان حضرات کا نام جس عقیدت اور احترام کے ساتھ لیتے ہیں سب پر عیاں ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ تمام طبقات اسلامی میں مقبول ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی ؒ کو صرف ہندو پاکستان کے حنفی مسلمان ہی مجدد تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ عراق وشام میں اور دیگر ممالک اسلامیہ میں لاکھوں کی تعداد میں ان کے معتقد موجود ہیں جو شوافع ہیں یا مالکی یا حنبلی۔ رحمهم اللہ تعالیٰ رحمة واسعة واماتنا علی طریقتهم!

حدیث کے الفاظ سے فرقہ ناجیہ کی تعیین تو ہوگئی جسے حدیث شریف میں الجماعة فرمایا ہے اور جسے اہل السنة والجماعة بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ جماعت جو حضور اقدس ﷺ کے طریقہ پر اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے طریقہ پر ہے۔ باقی یہ بات کہ وہ بہتر فرقے کون سے ہیں جن کو فی النار بتایا ہے۔ احادیث میں جس قدر بھی تلاش کیجئے ان بہتر فرقوں کا نام نہیں ملے گا۔ کوئی مؤرخ یا محدث تاریخ کی ورق گردانی کرکے فرقہ باطلہ کو شمار کرتا ہے تو بہتر سے زیادہ

فرقے نظر آتے ہیں اور اگر بعض چھوٹے چھوٹے فرقوں کو نظر انداز کر کے حساب بٹھانا چاہتا ہے تو بعض مرتبہ بہتر کا عدد پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

لیکن بہتر فرقوں کی تعیین دو وجہ سے غیر ضروری ہے۔ اول تو اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے خود ہی ابہام سے کام لیا ہے۔ جیسا کہ پیشین گوئیوں کے بارے میں آپ ﷺ کا طریقہ تھا۔ اگر بہتر فرقوں کی تعیین ضروریات دین میں سے ہوتی جس پر ایمان اور نجات کا دارومدار ہوتا تو آنحضرت ﷺ ابہام کو اختیار ہی نہ فرماتے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ فرقہ ناجیہ کی تعیین ہو جانے کے بعد صحیح مسلمان ہو جانے کے لئے یہ جان لینا اور مان لینا کافی ہے کہ ما انا علیہ واصحابی کے معیار پر جو بھی فرقہ اور جماعت ہے وہ فرقہ ناجیہ ہے۔ اس کے علاوہ جو جماعتیں ہیں یا آئندہ ہوں گی انہی کے بارے میں فی النار فرمایا گیا ہے۔ فی النار کا مطلب یہ ہے کہ جن فرقوں کے عقائد باطلہ حدود کفر میں داخل ہیں وہ تو ہمیشہ ہی عذاب میں رہیں گے اور جن کے عقائد وھواء اور مبتدعات ومحدثات باوجود گمراہی کے حدود کفر تک متجاوز نہ ہوں گے وہ عذاب بھگت کر داخل جنت ہوں گے۔

حدیث کے آخر میں ارشاد ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر خواہشات کا جذبہ اس طرح سرایت کر جائے گا کہ جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہر رگ اور ہر جوڑ میں پاگل پن کا اثر ہڑک کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جذبہ خواہشات لفظ الاھواء کا ترجمہ ہے جو ھویٰ کی جمع ہے۔ انسان کے اندر جو آزادانہ زندگی گزارنے کے تقاضے پیدا ہوتے ہیں ان کو ھواء نفس کہا جاتا ہے۔ اتباع ھدیٰ اور اتباع ھویٰ دو متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ قرآن وحدیث پر چلنے سے نفس پابندیوں میں جکڑ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا راستہ اور نظریہ نکالا جائے جس پر عمل کرنے سے نفس کو گرانی بھی نہ ہو اور کہنے کو یہ بات بھی ہو جائے کہ دیندار ہیں اور صاحب قرآن ہیں۔ اس طرح کی کوششیں حضرات صحابہ کرامؓ کے عہد میں ہی اہل اھواء شروع کر چکے تھے۔ اس قسم کے لوگوں کا سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ احادیث نبویہ کی حجیت سے دستبردار ہوں اور حضرات سلف صالحین کی عظمت اور اہمیت ختم کر دیں۔ تاکہ قرآن حکیم کی من مانی تفسیر کرنے کا راستہ ہموار ہو جائے اور منصوص ومجمع علیہ احکام شرعیہ کو پس پشت ڈال سکیں۔

اس طرح کے فرقے بہت سے گزر چکے ہیں اور خاصی تعداد میں اب موجود ہیں جو لوگ اس طرح کے فرقوں کے بانی ممتاز افراد ہوتے ہیں ان کا راہ حق پر آ جانا از بس مشکل ہو جاتا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ باطنی طور پر ایسے لوگوں کے نفوس پوری طرح اپنے کو ہدایت یافتہ سمجھ لیتے ہیں اور یہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہم قرآن کے صحیح ترجمان ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کو لاکھ سمجھایئے اور قرآن وحدیث کی واضح تصریحات سامنے رکھ کر ان کی محدثات اور خرافات کی نشاندہی کیجئے۔ مگر کبھی نہ مانیں گے۔ اب یہ باتیں تو پوشیدہ نہیں ہیں کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو بالکل ختم کر کے قرآن کے موجود ہوتے ہوئے مدعیان نبوت کو بھاری تعداد میں ہمدرد اور مؤید ومعتقد مل گئے۔ جنہوں نے خاتم النبیین کا مطلب اپنے پاس سے تجویز کر کے قرآنی اعلان کو بالکل محرف کر دیا۔

اسی طرح سود کو حلال بنانے والے اور بجائے پانچ نمازوں کے تین نمازوں کی فرضیت کا اعلان کرنے

والے اور روزوں کو تیس سے گھٹا کر صرف تین روزے بتانے والے موجود ہو گئے ہیں اور ایسا فرقہ تو صدیوں سے موجود ہے جو حضرات صحابہ کرامؓ کو (باستثناء چند افراد) کافر کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اندر رگ رگ میں اور جوڑ جوڑ میں ھــــواہ نفسانی اس طرح سے سرایت کر جاتی ہے جس طرح باؤلے کتے کے کاٹنے سے جسم کے ہر حصہ میں ایک ہڑک گھس جاتی ہے۔ جسے حدیث شریف میں الـــکـــلـــب فرمایا ہے۔ اہل حق میں سے جو شخص ان لوگوں کی تفہیم (سمجھانے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دلائل شرعیہ کو رد کرتے ہوئے باؤلے کی طرح کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اگر کوئی بے علم یا کم علم ان لوگوں کی کتاب پڑھ لیتا ہے یا ذرا دیر صحبت میں بیٹھ جاتا ہے تو وہ بھی ان کی اھـــواء کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے رگ و ریشہ میں بھی وہی اثرات سرایت کرتے چلے جاتے ہیں جس طرح کتے کے کاٹے ہوئے پر اثر ہو جاتا ہے کہ یہ شخص کسی انسان کو کاٹ لیوے تو وہی اثر اس پر ظاہر ہو جاتا ہے جو باؤلے کتے کے کاٹنے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

قرآن شریف میں جگہ جگہ اتباع ہویٰ کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ سورۂ محمد میں ارشاد ہے کہ:

''افمن كان على بينة من ربه كمن زين له سوء عمله واتبعوا اهوائهم'' ﴿جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلائل پر ہو کیا ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جن کے بداعمال ان کی نظروں میں خوب صورت کر دیئے گئے ہوں اور جو اپنی اھواء کے پیچھے لگے ہوئے ہوں۔﴾

سورۂ والنازعات میں ہواء نفسانی سے بچنے والوں کے لئے داخلہ جنت کی خوشخبری دی گئی ہے:

''واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ ۰ فان الجنة هى المأوىٰ'' ﴿لیکن جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور خواہشات سے اپنے نفس کو روکا تو یقیناً اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔﴾

شرعی منہیات و منکرات خواہ اعتقادی ہوں یا عملی جو شخص بھی ان سے بچے گا اور ھـــواء نفس پر قابو پاتے ہوئے خداوند قہار و جبار سے ڈرے گا۔ آخرت میں جنت میں جگہ پائے گا۔ جہاں ہر خواہش پوری ہوگی۔

اہل باطل کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ حق کو اپنے تابع کر لیں۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی ان لوگوں نے اس طرح کی دعوت دی کہ کچھ ہم تمہاری دعوت قبول کرتے ہیں اور کچھ ہماری باتوں اور مشوروں کو آپ لوگ قبول کر لیں۔ لیکن چونکہ حق اور باطل کے امتزاج کے بعد حق حق نہیں رہتا۔ بلکہ باطل مرکب ہی کا ایک جزو بن کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے صلح و آشتی کا کوئی راستہ کبھی نکل نہ سکا۔ قرآن شریف میں صاف ارشاد فرما دیا:

''ولو اتبع الحق اهوائهم لفسدت السماوات والارض ومن فيهن'' ﴿اگر حق ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو آسمان و زمین میں اور جو کچھ ان میں ہے فاسد ہو جائیں گے۔﴾

اسلام جامع اور کامل و مکمل دین ہے۔ اس کے احکام و قوانین تفصیلاً و اجمالاً قرآن و حدیث میں بتا دیئے گئے ہیں۔ کسی بھی فرد کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ اپنی جانب سے کوئی چیز دین متین میں داخل کرے یا دینیات میں سے کسی چیز کو دین سے خارج کرے۔ اگر کسی حادثہ اور نازلہ کے بارے میں کوئی حکم شرعی بالتصریح نہ ملتا ہو تو شریعت

ندسہ کے اصول وفروع سامنے رکھ کر استنباط کیا جائے گا اور مقیس ومقیس علیہ کے درمیان مابہ الاشتراک کوئی چیز یکھ کر قیاس کیا جاسکے گا۔ کسی بھی فرد یا جماعت کو یہ حق حاصل نہیں کہ اصول وفروع کو سامنے رکھے بغیر اپنی طرف سے تراع کر کے کوئی مسئلہ بتادیوے۔ اسی لئے قرآن وحدیث میں بدعتیں نکالنے اور خواہش نفس کو اپنا مقتدیٰ بنالینے ی سخت مذمت کی گئی ہے جو لوگ بدعتیں نکالتے ہیں گویا وہ اسلام کے ناقص ہونے کے مدعی ہیں۔ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا ''من اتی بدعة ظن ان محمداً اخطأ الرسالة ''یعنی جس نے بدعت کا کام کیا گویا اس نے یہ مجھا کہ محمد ﷺ سے اللہ کا حکم پہنچانے میں خطا کا صدور ہوا ہے۔ یعنی انہوں نے پورا دین نہیں پہنچایا اور احکام ٹھیک یں بتلائے۔ لہٰذا میں اپنی طرف سے کوئی عمل جاری کر کے دین ناقص کی تکمیل کرتا ہوں۔ (العیاذ باللہ)

بدعت ایک بغاوت ہے جو داخلی طور پر دین حقیقی کی جامعیت کو کھوکھلا کرنے کا ایک زبردست ہتھیار ہے۔

ی لئے علماء حق نے بدعتوں کے خلاف ہمیشہ جہاد کیا ہے اور حضرات محدثین نے خصوصیت کے ساتھ اپنی کتابوں ں بدعت اور اہل بدعت کی مذمت کے سلسلہ میں احادیث جمع کی ہیں۔ اتباع سنت کی ترغیب کے ساتھ بدعتوں کے رتکاب سے بچانا اور ڈرانا بھی ضروری ہے۔ تاکہ دین حقیقی کا کمال جامع اور مانع ہوکر سامنے آسکے اور ایجابی پہلو کے ساتھ سلبی پہلو پر بھی فکر ونظر کی رسائی ہوسکے۔

مولانا فقیر محمد کے خلاف قادیانی سازش

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ، ہوم سیکرٹری، آئی جی پنجاب اور ایڈیشنل آئی جی سپیشل برانچ سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر مسلم قادیانی جماعت چناب نگر کے رسالہ ماہنامہ انصار اللہ میں شائع شدہ مضمون تفسیر الکوثر میں قابل اعتراض مواد شائع کرنے، منافرت پھیلانے پر رسالہ کے ایڈیٹر قادیانی عبدالمنان اور قادیانی جماعت کے مقامی صدر چناب نگر مرزا خورشید احمد قادیانی غیر مسلم کے خلاف پرچہ درج کرنے کی بجائے یہ کیس لاہور سے جھنگ ڈی پی او کو ارسال کرنے کی بجائے فیصل آباد بھیجے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کے خلاف پرچہ درج کے احکام کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جائے اور قادیانی ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے اور مولوی فقیر محمد کو پریشان کرنے پر متعلقہ افسر کو معطل کیا جائے۔

جبکہ گزشتہ دنوں تھانہ ریل بازار کے ایس ایچ او نے مولوی فقیر محمد کو بلوایا اور کہا کہ آپ کے خلاف پرچہ درج کرنے کا حکم آیا ہے۔ کاغذات دیکھنے پر پتہ چلا کہ یہ کیس چناب نگر قادیانی جماعت کے رسالہ انصار اللہ اور ایڈیٹر عبدالمنان کے نام ہے۔ جس پر سیکورٹی برانچ کے انچارج کے پاس لے جایا گیا۔ وہاں وضاحت کرنے پر کہ یہ کیس دوسرے ڈسٹرکٹ کا ہے اور قادیانیوں کو غیر قانونی تحفظ دیا جارہا ہے۔

مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ!

حیات وخدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سر پر معمولی کپڑے کی ٹوپی، سادہ لباس، کندھے پر رومال، دھوتی باندھے ہوئے، ذہین، فطین، زیرک اور صائب الرائے اور صاحب الرائے۔ یہ تھے مولانا محمد شریف جالندھریؒ جنہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا چہیتا ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں گذار دی۔ حتیٰ کہ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کی طرح جنازہ ختم نبوت کے دفتر سے اٹھا۔

مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے اجلاس کی کاروائی ان کے ہاتھ سے لکھی گئی اور میثاق رکنیت پر انہوں نے تمام بزرگوں سے دستخط کروائے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ان کی گرفتاری مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے ہوئی اور جیل کو خوش اسلوبی کے ساتھ برداشت کیا۔

شاہ جیؒ، قاضی صاحبؒ، مولانا جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ کے ادوار امارت میں مجلس کے مرکزی دفتر کے ناظم رہے۔ مالیات کے سلسلہ میں مولانا جالندھریؒ کے تربیت یافتہ تھے۔ بنیادی طور پر زمیندار تھے۔ لیکن رہن سہن، خورد ونوش، لباس وخوارک انتہائی سادہ استعمال کرتے۔ جس سے ان کا زمیندار ہونا محسوس نہ ہوتا تھا۔

شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جب ۱۹۷۳ء میں مجلس کے مرکزی امیر بنے اور مولانا محمد شریف ان کے سیکرٹری اور مجلس کے جنرل سیکرٹری بنے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ان کے انتظامی جوہر کھل کر سامنے آئے۔ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری بنائے گئے اور مجلس عمل کے تمام مصارف آپ کے ہاتھوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال سے ادا ہوئے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ مرکزی مجلس عمل کے تمام مرکزی قائدین کو راولپنڈی کے لئے ہوائی جہاز کے ٹکٹ پکڑوائے اور خود بس پر سوار ہو کر ان سے پہلے راولپنڈی پہنچ گئے اور مرکزی قائدین کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر تشریف لے گئے اور قائدین کا استقبال کیا۔ مشہور شیعہ راہنما سید مظفر علی شمسی نے پوچھا کہ مولانا آپ کس چیز پر تشریف لائے۔ کیونکہ اس سے پہلے کوئی جہاز نہیں تھا تو فرمایا کہ آپ حضرات کو ٹکٹ پکڑوا کر میں بس پر بیٹھ گیا۔ غرضیکہ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں آپ ہمہ وقت مصروف عمل رہے۔ لاہور میں مرکزی مجلس عمل کی میٹنگ تھی کہ اطلاع آئی کھاریاں کے علاقہ میں چیمہ نامی ایس۔ پی کے حکم سے پولیس کی گولی سے دو نوجوان شہید کر دیئے گئے۔ اس خبر سے تمام شرکاء اجلاس میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ معروف مسلم لیگی راہنما چوہدری ظہور الٰہی مرحوم نے کہا کہ بعض اوقات بے پرکی خبر اڑ جاتی ہے۔ جب تک کہ تحقیق نہ کر لی جائے کوئی فیصلہ نہ کیا جائے اور کوئی ذمہ دار آدمی جا کر تحقیق کر لے۔ ہاؤس پر خاموشی طاری ہوگئی۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے اپنا نام پیش

کیا۔ تو چوہدری ظہور الٰہیؒ نے کہا کہ مولانا وہ دشوار گذار علاقہ ہے۔ آپ نہیں پہنچ پائیں گے۔ تو بابائے جمہوریت نوابزادہ نصر اللہ خانؒ نے فرمایا کہ اگر مولانا نہیں جاسکتے تو پھر کوئی نہیں جاسکتا۔ بہرکیف مولانا تشریف لے گئے اور خبر بھی صحیح تھی۔

حضرت بنوریؒ جب مجلس کے امیر بنے تو فرمایا کہ اس شرط پر امارت قبول کروں گا کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نائب امارت قبول فرمائیں۔ تو حضرت بنوریؒ کا مکتوب گرامی حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں لے جانے والے مولانا محمد شریف جالندھریؒ تھے۔

قیام پاکستان کے بعد جب قادیانیوں نے چناب نگر (ربوہ) میں سالانہ جلسہ کے نام سے میلہ شروع کیا جوان کے نزدیک ظلی حج کی حیثیت رکھتا تھا۔ تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے چنیوٹ میں انہیں تاریخوں میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس شروع کی۔ جو تقریباً ۳۵ سال رہی۔ مولانا موصوف کانفرنس کی انتظامیہ کے رکن رکین ہوتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں جب ربوہ کھلا شہر قرار دیا گیا اور مجلس کو ۹ کنال زمین پر مشتمل قطعہ اراضی میسر ہوا تو اس پر مسجد ومدرسہ کی تعمیر اور سب ہیڈکوارٹر اور سالانہ کانفرنس آپ کے نظامت علیا کے دور میں ہوا۔

دل کا دورہ

غالباً ۱۹۸۴ء کے آخری دن تھے۔ چنیوٹ کانفرنس کی آخری شب رات گئے مولانا کو دل کا دورہ پڑا۔ اتفاق سے بندہ بھی اسی کمرہ میں تھا۔ تو مولانا کی عجیب وغریب آواز بلند ہونا شروع ہوئی۔ چونکہ مولانا تہجد کے پابند تھے اور نوافل سے فراغت کے بعد ذکر اذکار بھی کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھے کہ مولانا تھوڑا سا بلند آواز کے ساتھ ''پاس انفاس'' کا ذکر کررہے ہیں۔ حالانکہ وہ دل کی تکلیف تھی۔ اگلے دن صبح فیصل آباد ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ کچھ روز آپ فیصل آباد میں زیر علاج رہے۔ پھر ملتان تشریف لے آئے۔ نشتر کے ڈاکٹروں کا علاج بھی ہوتا رہا۔ کبھی صحت اچھی ہوجاتی اور کبھی ڈاؤن۔ صحت سنبھل جاتی تو دفتر تشریف لے آتے اور اگر بگڑ جاتی تو گھر قیام فرمارہتے۔ مولانا مرحوم اپنے بچوں سمیت دفتر قدیم تغلق روڈ میں قیام پذیر تھے۔ مولانا نے اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی تھی۔ میرے مرنے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر دفتر کا مکان خالی کردینا۔ بچوں نے اپنے والد کی وصیت کے مطابق مولانا کی وفات کی بعد بہت جلد ہی مکان خالی کردیا۔

وفات

علاج معالجہ جاری رہا۔ تاآنکہ وقت موعود آن پہنچا کہ موصوف نے ۱۳؍فروری ۱۹۸۵ء کو جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اگلے روز ۱۴؍فروری کو آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کا جسد خاکی آپ کے تقسیم کے بعد آبائی گاؤں میں لے جایا گیا۔ دوسری نماز جنازہ ۸؍رکسی کبیر والا میں ادا کی گئی جو آپ کے پیر بھائی بوقت تحریر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ نے پڑھائی اور آپ کو ۸؍رکسی کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

ناقابل فراموش......حمیت آموز!

مولانا محمد اکرم طوفانی

مندرجہ بالا عنوان پر انشاء اللہ بالاقساط مضامین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جو ہر شمارے میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔ بارگاہ خداوندی میں امید ہے کہ وہ ان واقعات کو دین کا درد رکھنے والے حضرات کے لئے مشعل راہ بنائے گا اور موجودہ نہایت ہی پرفتن دور میں کلمۃ الحق کا ادراک رکھنے والے حضرات کے لئے جرأت اور بے باکی سے دین حق کو آگے بڑھنے کا سبب ہوگا۔

عموماً مسلمان اور خصوصاً علماء کرام موجودہ پرفتن دور میں جس طرح دل ہی میں تمام حرتیں لے کر جا رہے ہیں۔ اس کی مثال اس سے پہلے تاریخ اسلام میں ملتی اگر عنقا نہیں ہے تو مشکل ضرور ہے۔

میرے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے تبلیغ دین اور اظہار حق وصداقت کے لئے جس حریت صادقہ ہمت واستقلال، اخلاق وادب، صبر وسکون، ایثار وتوکل، جرأت وجاں نثاری کا اعلیٰ نمونہ اور دستور دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اس کی مثال تاریخ انسانیت میں تلاش کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود ایسی مثالیں دنیا کے کسی بھی رہبر ورا ہنماء اور ہادی اور ان کے پیرو اور تابع کے حالات میں نہیں ملتی۔ مشرکین مکہ نے ہر وہ تکلیف پہنچائی جو ان کے بس میں تھی۔ جور وجبر تو ناقابل برداشت ہوگئے۔ لیکن رضاء توکل کے یہ پیکر اس قدر ثابت قدم رہے کہ ان کی جگہ اگر کوہ ہمالیہ جیسا پہاڑ ہوتا تو وہ بھی اپنی جگہ سے سرک جاتا۔ لیکن ان حضرات کی قوۃ ایمانی اور برداشت کی طاقت میں کبھی کمی محسوس تو کیا ہوتی بلکہ روحانی ارتقاء دن بدن بڑھتا چلا گیا۔ بازاروں اور گلی کوچوں میں ہنسی، مزاح، استہزاء روزانہ کا مشغلہ تو ہوتا ہی تھا بلا ناغہ ان پاکیزہ اشخاص پر پتھر برسائے جاتے، کیچڑ پھینکا جاتا، گرم لوہے سے داغا جاتا، سلگتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا، راہ گزر پر کانٹے بچھائے جاتے۔ یہاں تک ایک خطرہ تو ہر وقت لاحق رہتا کہ یہ معصوم ہستیاں کسی بھی ان کی اندھی تلوار کی زد میں آسکتی ہیں۔ جرم صرف اور صرف یہ تھا کہ یہ لوگ ہم کو صحیح راستہ کی نشاندہی کیوں کرتے ہیں۔ آباؤ اجداد سے وراثت میں جو روشن خیالی ملی ہے اس سے رکاوٹ کیوں بنتے ہیں۔ آواز صداقت زبان سے کیوں نکالی جاتی ہے اور کلمہ توحید ہمارے کانوں تک کیوں پہنچایا جاتا ہے۔

حق وصداقت کے مشکل ترین راستے میں جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے میرے اور آپ کے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ان سے ناآشنا نہیں تھے، باخبر تھے۔ آپ کو علم تھا کہ (کانٹے بچھے ہوتے ہیں محبت کی راہ میں) لیکن کوئی بھی بڑی سے بڑی مصیبت اور ان ظالم درندوں کے ہاتھوں کوئی بھی جانی خطرہ ان کو اپنے فرائض منصبی سے ایک سوتر بھر بھی پیچھے ہٹا نہ سکا اور نہ ہی آپ کے اس قدم مبارک کو روک سکے جو آگے بڑھنے کے لئے اٹھ چکا تھا۔ آخر مشرکین ضرورت سے زیادہ وحشیانہ حرکات پر اتر آئے۔ مسلمانوں کو زدوکوب کیا۔ بعض کو پاؤں

اور بالوں سے پکڑ کر سنگلاخ زمین پر گھسیٹا۔ لیکن خدا کے یہ اولوالعزم اور آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ان کے مقدس صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ جماعت یہ تمام تکالیف صبر و رضا کے ساتھ سہتے رہے۔ قریش کے مظالم جب انتہاء کو پہنچ اور کسی طرح بھی کم ہونے میں نہ آئے اور مکہ کی زمین مقدس پر اسلامی فرائض کو آزادی سے بجالانا مشکل ترین ہو گیا تو رحمتہ العالمین ﷺ نے جاں نثاران اسلام کو ہدایت فرمائی کہ ملک حبشہ کو ہجرت کر جائیں۔ پانچ سال نبوی میں آقائے دو جہاں ﷺ کی فرمائش کے مطابق اوّل اوّل گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے ہجرت کی مبارک سنت کا افتتاح کیا۔

سب سے پہلی جماعت

جن میں حضرت عثمان معہ اپنی زوجہ محترمہ، حضرت رقیہ کے جو رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں، زبیر ابن العوام، عبداللہ ابن مسعود، عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

مسلسل کئی دن سنگلاخ پہاڑوں کا سفر طے کرتے ہوئے جب یہ مظلوم و معصوم قافلہ حبشہ پہنچا تو بادشاہ حبشہ نجاشی جو نہایت ہی رحم دل انسان تھا اس کی بدولت مسلمان حبشہ میں سکون و اطمینان سے زندگی بسر کرنے لگے۔ اہل مکہ جو ذلیل ترین حرکات کے ارتکاب میں آخری حدوں کو چھو چکے تھے ان کو معلوم ہوا کہ کچھ مسلمان حبشہ میں ہجرت کر گئے ہیں اور سکون کی زندگی گزار رہے ہیں تو وہ بہت جلے اور سٹپٹائے۔ ان کی نیندیں اڑ گئیں اور چوبیس گھنٹے ایک ہی خیال میں مست، اور مشورہ کرنے لگے کہ کسی طرح ملک حبشہ سے مسلمانوں کو نکالا جائے۔

چنانچہ مشورہ سے طے ہوا کہ نجاشی کے پاس قیمتی تحائف جمع کر کے سفارش کار کو بھیجا جائے کہ ہمارے مجرموں کو اپنے ملک سے نکال دو، کس قدر ذلیل حرکت۔ اصولاً کوئی بھی آدمی جب ایک محلہ میں اپنا گھر چھوڑ کر دوسرے محلے میں چلا جائے تو بہت کم اس کا پیچھا کیا جاتا ہے کہ چلو جانے دو۔ وہ اب محلہ چھوڑ کر جاچکا ہے۔ اس کا کیا پیچھا کرنا ہے۔ لیکن شومئی قسمت قریش مکہ، یہاں تو ایک محلہ نہیں اور نہ ہی ایک بستی چھوڑ کر بلکہ ایک ملک ہی چھوڑ کر دوسرے ملک میں مسلمان پناہ لے چکے تھے۔ لیکن پھر بھی ان کا پیچھا کیا جارہا ہے۔ ان کو وہاں دوسرے ملک سے بھی نکالنے کے لئے پروگرام بن رہے ہیں۔ قصور صرف یہ ہے کہ اللہ کی توحید اور دین حقہ کی طرف کیوں بلایا جارہا ہے اور اس دین کو کیوں قبول کیا جارہا ہے۔

قافلے کا انتخاب

قریش مکہ نے عبداللہ ابن ربیع اور عمرو بن العاص جو بعد میں مسلمان ہو کر فاتح ہوئے اس وفد کے لیڈر تھے۔ تحفے تحائف لے کر حبشہ پہنچے اور نجاشی کو ورغلانے کی کوشش کی۔ یہ حضرات مسلمان باپ دادا کا دین چھوڑ چکے ہیں اور ان کے لئے مکہ کی سرزمین تنگ ہو چکی ہے اور یہ یہاں آپ کے پاس بھاگ آئے ہیں۔ ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا اور کہا کہ تم نے کون سا دین ایجاد کیا ہے جو نصرانیت اور بت پرستی دونوں کے خلاف ہے۔

مسلمانوں کی طرف سے حضرت جعفر طیارؓ جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے، ایک نہایت مؤثر اور خطیبانہ انداز میں خطبہ دیا کہ اے بادشاہ سلامت ہم بے دین تھے۔ ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایک اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کے صنم کے آگے سربسجود ہوتے تھے۔ پاؤں سے لے کر سر تک جہالت کے گڑھوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم فرمایا اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ جو قریش خاندان سے ہیں اپنا رسول بنا کر ہماری طرف مبعوث فرمایا۔ انہوں نے ہم کو نیک راستہ دکھایا۔ ہم ان پر ایمان لے آئے۔ شرک اور بت پرستی ترک کر دی۔ اعمال بد سے باز آگئے۔ اس جرم میں ہماری قوم، ہماری جان کی دشمن ہوگئی اور پھر حضرت جعفر طیارؓ نے سورۃ مریم کی چند آیات تلاوت فرمائیں۔ نجاشی کے کانوں میں جب اللہ کے قرآن کی آیات پڑیں تو اس پر رقت طاری ہوگئی اور دوٹوک الفاظ میں سفیرائے قریش کو کہہ دیا کہ تم بے شک واپس جاسکتے ہو۔ میں ان مظلوموں کو ہرگز واپس نہ کروں گا۔ ایوان کفر کے سفارت کاروں کو سخت دھچکا لگا اور صدمہ سے نڈھال ہوگئے کہ ہم تو ان کو یہاں سے نکلوانے آئے تھے ان کے قدم تو اور بھی مضبوط ہوگئے۔

عمرو بن العاص نے پادریوں اور درباریوں کی معرفت پھر شاہی دربار میں رسائی حاصل کی اور پھر کفر کا وہ مخصوص حربہ استعمال کیا۔ جو تقریباً ہر دور میں باطل قوتیں استعمال کرتی چلی آئی ہیں۔ جیسا کہ آج بھی کچھ لوگ فرقہ واریت پھیلانے کے چمپئن ہوتے ہیں اور دلائل کی دنیا میں جب ناکام ہوجاتے ہیں تو پھر ”چور مچائے شور“ شروع ہوجاتے ہیں غرضیکہ قریش مکہ کے سفارت کاروں کا قافلہ جب دوبارہ نجاشی کے دربار میں رسائی حاصل کر چکا تو ایک اسی طرح کا حربہ استعمال کیا اور نجاشی کی خدمت میں گویا ہوئے کہ ان لوگوں سے ذرا پوچھئے تو سہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیا سمجھتے ہیں۔ بات صاف تھی نجاشی حبشہ عیسائی تھا اور عیسائی عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ تھا کہ وہ ابن اللہ، اللہ کے بیٹے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ محمد عربی ﷺ کے پروانوں کا عقیدہ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا نجاشی اپنے عقیدے کے خلاف سن کر ان کو اپنے ملک حبشہ میں کسی صورت بھی رہنے نہ دے گا۔ نجاشی نے ان کی فرمائش پر دوبارہ مسلمانوں کو اپنے دربار میں طلب کیا اور سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ مسلمانوں کو تردد ہوا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے سے انکار کیا تو بادشاہ ناراض ہو جائے گا اور کفار اپنے مقاصد میں کامیاب، اور اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی اصلی حقیقت میں پیش نہیں کرتے ہیں تو خالق کائنات ناراض ہو جائے گا تو حضرت جعفرؓ نے اپنی مسلم ٹیم سے مشورہ کیا اور طے کیا کہ اسلام کی حق گوئی، قربانی اور حریت فکر اور حریت صادقہ کا دوسرا نام ہے۔ کچھ ہو ہمیں سچ بولنا چاہئے۔ جس کی تعلیم ہم کو دی گئی ہے۔

حق گوئی کی برکات

غرض غریب الوطن مسافروں کی یہ مختصر سی جماعت دربار میں آئی تو نجاشی نے کفار قریش کی موجودگی میں

یہ سوال کیا کہ تم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہو۔ حضرت جعفر طیارؓ جو مسلمانوں کی وکالت کر رہے تھے واشگاف الفاظ میں اپنا عقیدہ بیان فرمایا کہ جناب، ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہم کو بتایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے، پیغمبر اور کلمۃ اللہ ہیں۔

خدا کی شان کنواں کس کے لئے کھودا جاتا ہے اور گرتا کون ہے؟۔ نجاشی جب حضرت جعفر طیارؓ کی گفتگو سن چکا تو زمین سے ایک تنکا اٹھالیا اور کہا واللہ جو تم نے کہا، عیسیٰ علیہ السلام اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں ہیں۔ اہل وفد اور ان کی حمایتی پادری اور بعض درباری وغیرہ جن کو کفار مکہ نے تحفے وتحائف بطور رشوت پیش کر کے اپنا طرفدار بنالیا تھا۔ نہایت برہم ہوئے اور شرمندہ بھی ہوئے کہ ہم نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوگیا۔ لیکن خدا کی قدرت تو قدرت ہے نا۔ نجاشی نے ان کے غصہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور قریش کے سفیر بالکل ناکام اور نامراد واپس لوٹے۔ اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ سبق دیا کہ جو انسان چاہئیں وہ نہیں ہوسکتا۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اللہ کو اللہ سمجھے اور اس کی قدرت کاملہ پر بھروسہ کرے تو پھر اس کی طرف سے نصرت آنے میں دیر نہیں ہوتی۔ (مستفاد سیرۃ النبی ﷺ شبلی نعمانی ص ۱۷۴،۱۷۵)

تعجب انگیز بات!

مرسلہ! مولانا عمر فاروق (روڈہ)!

بدلنا ہے تو مے بدلو، نظام مے کشی بدلو
فقط پیمانہ وساغر اگر بدلا تو کیا بدلا

آج جس چیز کو یورپ نے مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے اور ان کمزوریوں کے باوجود جن کے ساتھ کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی، وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ برسر اقتدار ہے وہ شہری زندگی کی ذمہ داری کا احساس اور سیاسی شعور ہے۔ یورپ اور امریکہ بگاڑ انفرادی دائروں میں محدود ہے۔ وہاں آپ کو ایسے لوگوں کی مثالیں شاذ ہی ملیں گی جو قومی خیانت کا ارتکاب کرتے ہوں یا اپنے ملک کو سستے داموں فروخت کر ڈالتے ہوں یا حکومت کے اسرار فاش کر دیتے ہوں، یا خراب وناکارہ اسلحہ اور ذخیرہ جنگ کی خریداری کے مجرم ہوں۔ جبکہ مسلم ممالک کے قائدین اور اہل اقتدار سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کبھی اپنے کسی حقیر فائدے یا لذت وخواہش کے ماتحت اپنے ملک کو رہن رکھ دے یا اس کا بیع نامہ لکھ دے یا اپنی قوم کو کسی ایسی جنگ میں جھونک دیں جو اس کی مرضی ومصلحت کے خلاف ہو۔ اس سے زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ قوم اس کے باوجود ان کی قیادت کا جھنڈا لے کر چلتی رہے۔ ان حالات کی تبدیلی کے لئے کسی سربراہ حکومت، بادشاہ، صدر یا وزیراعظم کی تبدیلی کوئی اہمیت نہیں رکھتی بلکہ اصل کام یہ ہے کہ قوم کا ضمیر اور شعور اتنا بیدار ہو جائے کہ وہ کسی غلط چیز اور مجرمانہ فعل کو کسی حالت میں اور کسی شخص کے لئے برداشت نہ کرے۔

(مولانا ابوالحسن ندویؒ)

خطیب ختم نبوت صاحبزادہ طارق محمودؒ!

حیات...خدمات...مقالات...خطبات...مکتوبات

محمد ندیم ایم اے

صاحبزادہ طارق محمود مرحوم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رکن، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفیق مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ جو پچھلے برس اچانک انتقال فرماگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون!

صاحبزادہ طارق محمودؒ ۱۹۸۴ء میں اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد تحریک ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر آئے۔اس کے بعد انہوں نے قریباً ۲۳ برس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء اور ''لولاک'' کے مدیر، جامع مسجد محمود ریلوے کالونی فیصل آباد کے خطیب اور نصف درجن کتب کے مصنف کی حیثیت سے شاندار خدمات سرانجام دیں۔

ان کی ۲۳ سالہ صحافتی وخطابتی خدمات کا احاطہ کسی ایک کتاب میں ممکن نہیں۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر ''صاحبزادہ طارق محمودؒ اپنی حیات مستعار میں بہت زیادہ کام کرگئے ہیں۔ان کے کام کو کھنگالا جائے تو کئی کتابوں کے موضوع آسانی سے تلاش کئے جاسکتے ہیں۔'' (روزنامہ پاکستان لاہور ۲۲ر ستمبر ۲۰۰۷ء)

زیر تبصرہ کتاب خطیب ختم نبوت صاحبزادہ طارق محمودؒ کی حیات وخدمات اسی سلسلہ کی پہلی کاوش ہے۔ جس کے مؤلف جامع مسجد امام ابوحنیفہ گلبرگ پشاور صدر کے خطیب، صاحبزادہ طارق محمودؒ کے منہ بولے بیٹے اور گرائیں ان کے ۱۹ برس کے رفیق اور راقم السطور کے ندیم جناب محمد اورنگزیب اعوان ہیں۔

مؤلف نے ۵۳۹ صفحات پر مشتمل کتاب ہذا کو صاحبزادہ طارق محمودؒ کے تین صاحبزادوں صاحبزادہ شاہد محمود، صاحبزادہ حافظ مبشر محمود اور صاحبزادہ حافظ فہد محمود کے نام منسوب کرتے ہوئے آٹھ ابواب میں منقسم کرکے آخر میں صاحبزادہ مرحوم کے اپنے نام گیارہ خطوط کے عکس سے مزین کیا ہے۔

پہلے باب میں مؤلف کی فرمائش پر صاحبزادہ مرحوم کے بارے میں خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا اللہ وسایا، پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا صابر سرہندی، شیخ محمد بشیر، مولانا محمد علی صدیقی، خالد عمران، مولانا مجاہد الحسینی، مولانا سعید الدین شیرکوٹی، حافظ شیر دل خان، مولانا عبدالقدوس محمدی، ڈاکٹر دین محمد فریدی، محمد مبشر سرور، محمد اورنگزیب اعوان، ام اسامہ سرور، محمد ندیم ایم۔اے، شاہد رزاق سکا، صاحبزادہ شاہد محمود اور صاحبزادہ مبشر محمود کے تحریر کردہ تعزیتی مقالات کو بالترتیب جمع کیا ہے۔اسی باب میں راقم السطور محمد ندیم کا بھی صاحبزادہ طارق محمودؒ کے ساتھ اپنی ۲۳ سالہ رفاقتوں کی یادداشتوں پر مشتمل مقالہ بعنوان ''۲۳ برس'' صفحہ ۱۰۳ تا ۱۱۳ پر موجود ہے جوان تمام تعزیتی مقالات کا خلاصہ ونچوڑ

ہے۔ تمام مقالہ نگاروں نے صاحبزادہ مرحوم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ہر مقالہ نگار نے مرحوم سے اپنے تعلق ومحبت اور رفاقت وعنایت کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ خصوصاً مؤلف اور ان کی اہلیہ محترمہ کے مقالات تو اتنے دلگداز ہیں کہ سطر سطر پر آنسوؤں کی مالا رواں ہو جاتی ہے۔ موتیوں کی ندی بہہ نکلتی ہے۔ جن کو پونچھے وسمیٹے بغیر اگلی سطور پڑھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہر دو محبین نے ایسی وارفتگی وتعزیت کا اظہار کیا ہے کہ وہ بذات خود تعزیت کے مستحق نظر آتے ہیں۔

اے کاش! ان مقالات کو علیحدہ کتابچہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تاکہ عقیدت کے ان پھولوں کی خوشبو ہر کوئی حاصل کر سکے۔

دوسرے باب میں سپریم کورٹ کے جج علامہ خالد محمود، صدر متحدہ مجلس عمل قاضی حسین احمد، شیخ الحدیث مولانا فضل امین، صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، رانا فضل محمد خان، مولانا قاضی عبدالباقی، مولانا قاضی عبدالعلیم حقانی، سید محمد کفیل بخاری اور ایڈیٹر ''مناقب صحابہ'' کے تعزیتی تاثرات کو پیش کیا ہے۔

تیسرے باب میں صاحبزادہ طارق محمودؒ کے قلم سے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، قاری عبدالباسط مصریؒ، نعیم آسیؒ، صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہؒ، شیخ قیوم سلیمؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا ضیاء القاسمیؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی زین العابدینؒ، مولانا خدابخشؒ اور قاری محمد صدیقؒ کے بارے میں تعزیتی مضامین کو یکجا کیا گیا ہے۔ دراصل اسی باب کے مطالعہ سے صاحبزادہ طارق محمودؒ کی قلمی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اکابرین سے ان کے تعلقات کی نوعیت ووسعت اور عقیدت ومحبت کی گہرائی وگیرائی کا اظہار ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے علمی وادبی جملے، برمحل اشعار، سوانحی خاکے، قربت اور رفاقت کے واقعات، تاریخی حقائق، حافظہ اور یادداشتوں کے نادر نمونے ملتے ہیں۔ صاحبزادہ مرحوم کے ان تعزیتی مقالات کو علیحدہ کتابی شکل دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ ان مضامین میں قاری کے لئے دلچسپی کا بے پناہ مواد موجود ہے۔ پھر انداز تحریر ایسا دلکش ہے کہ قاری جب ایک مرتبہ ان کو پڑھنا شروع کرے تو آخر تک پڑھتا چلا جاتا ہے۔ کہیں بوریت محسوس نہیں کرتا اور نہ تھک کر بیٹھتا ہے۔

چوتھے باب میں اکابرین کے خطوط کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے صاحبزادہ طارق محمودؒ کے ۱۱ خطوط کے متن شائع کئے گئے ہیں۔ ۱۲ رواں خط مولانا عبدالقیوم حقانی اور ۱۳ رواں خط صفحہ نمبر ۳۳۲ پر راقم کے نام ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ مرحوم کا ایک اور میرے نام خط صفحہ ۴۷۸ پر شائع ہوا ہے۔ میرے نام ان دونوں خطوط کے عکس پہلی بار اس کتاب میں شائع ہوئے ہیں۔ ان خطوط کے مطالعہ سے جہاں صاحبزادہ مرحوم کی ادبی حیثیت کا تعین کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے، شورش کاشمیریؒ، چوہدری افضل حقؒ اور مولانا ابوالکلام آزادؒ کے مطالعہ کی جھلک ملتی ہے۔ وہیں مؤلف کے صاحبزادہ مرحوم کے ساتھ گہرے تعلقات، مؤلف کے ساتھ مرحوم کے جذباتی لگاؤ اور قدم قدم پر عنایت کی جانے والی شفقت ومحبت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے خطوط کے بارے میں خود صاحبزادہ مرحوم نے فرمایا

کہ: ''خط مختصر ہو تو محبوب کا تبسم سمجھ کر قبول کرلو، طویل ہو تو محبت کی شوخی تصور کر لینا'' (ص ۳۱۷) یہ سارا باب ایسے ہی علمی ماہ پاروں، ادبی شہ پاروں اور تخلیقی فن پاروں سے بھرا پڑا ہے۔

صاحبزادہ مرحوم کی یہ زبردست خواہش تھی کہ جنہوں نے قادیانی فتنے کو جنم دیا تھا۔ انہی کی سرزمین پر جاکر ان کے خودکاشتہ پودے کا تار پود بکھیرا جائے۔ چنانچہ مرحوم کو ۱۹۹۴ء میں دورہ برطانیہ کا موقع ملا۔ واپسی پر انہوں نے اس سفر کی روئیداد کو لولاک کی ۵ اقساط میں مفصل شائع کیا۔ اس دلچسپ اور معلوماتی سفرنامہ کو پانچویں باب میں سمویا گیا ہے۔

صاحبزادہ مرحوم ایک کامیاب مقرر بھی تھے۔ جامع مسجد محمود کے خطیب کی حیثیت سے انہوں نے ۲۳ برس خطبات جمعہ دیئے۔ خطبات جمعہ پر مشتمل ان کی کتاب ''صدائے محراب'' کے اب تک ۶ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما کی حیثیت سے بھی انہوں نے ملک کے چاروں صوبوں میں ان گنت ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ مرحوم کی خطابت معلومات، حقائق، منفرد اعداد وشمار، نئے نئے نکات، برمحل اشعار، نئی نئی اصطلاحات، بہترین تجزیے، تبصرے اور جرأت وجسارت کی آئینہ دار ہوتی تھی۔ بات بھی کہہ جاتے تھے اور گرفت بھی نہیں ہونے دیتے تھے۔ چھٹے باب میں صاحبزادہ مرحوم کی چند ایک ایسی ہی یادگار تاریخی تقاریر کو پہلی مرتبہ قرطاس پر منتقل کیا گیا ہے۔

بالخصوص مرحوم کا اپنے آبائی گاؤں میلم ہری پور میں خطاب، والد محترم کی وفات کے بعد سیالکوٹ میں اسلم قریشی کیس کے یوم دعاء کے موقع پر پہلا عوامی خطاب، ردقادیانیت پر لاہور میں لیکچر، چناب نگر و ننکانہ صاحب کی ختم نبوت کانفرنسوں، ایک مقامی سکول میں بزم ادب کی تقریب سے خطاب، مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں خطاب اور ۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کو مجلس احرار اسلام کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس لاہور سے زندگی کے آخری خطاب کو پہلی بار حرف بحرف اس کتاب میں شائع کر کے ایک بہت بڑی تاریخی امانت کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ صاحبزادہ مرحوم کا زندگی بھر کا مشن تھا۔ وفات سے پانچ دن پہلے اپنی زندگی کی اس آخری ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے آخری جملہ یہ ارشاد فرمایا کہ: ''حکمرانو! اگر تم نے اس مسئلہ (قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم) پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تو روح بخاری کی قسم! وہ ہماری زندگی کا آخری دن ہوگا یا تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا۔''

صاحبزادہ طارق محمودؒ نے جہاں ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کے ایڈیٹر کی حیثیت سے ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۷ء تک قریباً ۷۰۰ اداریے، ماہنامہ لولاک ملتان کے ایڈیٹر کی حیثیت سے مئی ۱۹۹۷ء سے اپنی وفات ۱۱ ستمبر ۲۰۰۶ء تک اداریے اور مجموعی طور پر قریباً ایک ہزار شذرے سپرد قلم کر کے اپنی قلمی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ہاں انہوں نے ایڈیٹر لولاک کی حیثیت سے بعض منتخب کتب پر پرمغز تبصرے تحریر کئے۔ جو خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ساتویں باب میں فاضل مؤلف نے ایسے ۴ منتخب تبصروں کو جمع کیا ہے۔

آٹھویں آخری باب میں شعراء کرام کی طرف سے پیش کیے جانے والے اشعار وکلام کو نذرانہ عقیدت کے نام سے پیش کیا ہے۔

قارئین کرام کے لئے یقیناً یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ راقم صاحبزادہ مرحوم کی زیر ادارت لولاک کا ۲برس معاون مدیر رہا۔ انشاء اللہ راقم کے قلم سے بھی اگلے ماہ قریباً ۳۰۰ صفحات پر مشتمل صاحبزادہ طارق محمودؒ کی سوانح حیات چھپ کر منظر عام پر آرہی ہے۔ جس سے مالی منفعت مقصود نہیں۔ چنانچہ محدود مدت کے لئے یہ کتاب 0333-6546769 پر رابطہ کر کے فری حاصل کی جاسکتی ہے۔

کھلا خط

محترم جناب ڈاکٹر بابر اعوان صاحب

السلام علیکم!

آپ کا پروگرام A-Tv پر Laws in Quran بہت ہی معلوماتی پروگرام ہے۔

اس پروگرام میں ۱۲ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو آپ نے فرمایا کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی طرف لے جایا گیا۔''

تو محترم آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی طرف نہیں لے جایا گیا۔ بلکہ انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا۔ صلیب کی طرف لے جایا جانے والا اور صلیب پر چڑھایا جانے والا کوئی دوسرا شخص تھا۔ اس موضوع پر آپ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کا مزید مطالعہ فرمائیں اور وضاحت اسی پروگرام میں کر دیں۔ کیونکہ معاملہ مسلمانوں کے متفقہ اجتماعی عقائد کا ہے۔

قادیانیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی دیئے گئے۔ اس باطل نظریہ کی تردید قرآن نے بڑی شدومد سے کی ہے۔ صلیب ایک آلۂ قتل ہے۔ قرآن میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ہی مصلوب ہوئے اور نہ ہی قتل کیے گئے۔ مزید یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے قبل اہل کتاب (عیسائی اور یہودی) ان پر ایمان سے آئیں گے۔

حوالہ کے لئے دیکھیے قرآن کی یہ آیات: ۳/۵۳_۵۴_۵۵ ...... ۴/۱۵۷_۱۵۹_۱۷۲......۵/۱۱۰

والسلام!

تاج محمد

جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ (بلوچستان)

آہ! حافظ محمد حیات انگویؒ!

مولانا اللہ وسایا

مدرسہ ختم نبوت جابہ کے مدرس وخطیب حافظ محمد حیات انگویؒ ۲۴ر جنوری ۲۰۰۸ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! محترم حافظ محمد حیات صاحبؒ کے والد گرامی کپتان غلام محمد صاحبؒ ساکن انگہ ضلع خوشاب تھے۔ کسی دور میں احرار سرخ پوش رضاکاروں کے جیوش کے کپتان ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں انگہ کے محترم غلام محمد صاحبؒ انگہ کے کپتان تھے۔ آپ بہت ہی بہادر، جری اور حق گو تھے۔ حضرت مولانا گل شیرؒ کی رفاقت اور حضرت امیر شریعتؒ کی صحبت نے آپ کو حق گوئی کا اعلیٰ مقام نصیب فرمایا تھا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم ہوتے ہی اس میں شریک ہوگئے۔ فقیر راقم نے مبلغ بننے کے بعد پہلا سفر کوٹ ادو، بھکر، میانوالی کا کیا تو چکڑالہ میں کپتان غلام محمد مرحوم اور انگہ میں بھی کپتان غلام محمد مرحوم (دونوں ہمنام) نے راہبری وپیشوائی فرمائی۔ اس زمانہ میں کپتان غلام محمد مرحوم کے صاحبزادہ حافظ محمد حیات صاحب مرحوم سبزہ آغاز نوجوان تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے جابہ میں قادیانیوں کے سرمائی ہیڈ کوارٹر کے منصوبہ کو ناکام کرنے کے بعد اپنا مرکز قائم کیا۔ تو باپ، بیٹا دونوں یہاں تشریف لائے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اس مرکز میں کام شروع کیا۔ عرصہ ہوا محترم کپتان صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ تو اس کے بعد حافظ محمد حیات صاحبؒ نے اس مرکز میں پنجگانہ نماز جمعہ، عیدین، بچوں کی تعلیم کے منصب کو نبھایا۔

مرحوم بہت ہی سادہ، کم گو، درویش، فاقہ مست بہت ہی صالح طبیعت کے انسان تھے۔ بارہا ملتان میٹنگوں پر، ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ اور پھر چناب نگر میں ان کی زیارت ہوتی تھی۔ ابھی چند روز ہوئے ذی الحجہ کا بل سفر خرچ اور مدرسہ کی بجلی وغیرہ کا ملتان بھیجا اور مشاہرہ کی رقم ان کو مرکز سے ارسال کی گئی تھی۔ کیا معلوم تھا کہ چند دن بعد ان کی وفات کی خبر آجائے گی۔

حق تعالیٰ ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ اگلے دن جمعہ کو آبائی گاؤں انگہ میں جنازہ ہوا۔ ہفتہ کو ان کے بیٹے برادر عزیز محمد الیاس صاحب نے ان کی وفات کی خبر دی۔ اپنے والد گرامی کی یاد تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے ان کی مخلصانہ مساعی قابل احترام ولائق تبریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اولاد کے حامی وناصر ہوں۔ آمین!

دعائے صحت

جناب حاجی خدا بخش صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چاہ مجھی والا قصبہ مڑل ملتان کے عارضہ قلب وشوگر اور گھٹنوں کی چوٹ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ قارئین لولاک سے ان کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔ حق تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ سے سرفراز فرمائیں اور تادیران کا سایہ ان کی اولاد پر قائم رکھیں۔ آمین!

جھوٹے مہدی!

آخری قسط

حافظ مجیب الرحمٰن ڈی آئی خان

سید عتیق الرحمٰن گیلانی

۱۹۹۱ء میں ایک شخص سید عتیق الرحمٰن گیلانی نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ یہ وزیرستان کا باشندہ ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق والد کا نام مقیم شاہ ہے۔ دعویٰ مہدیت کے بعد بہت سے رسالے اور کتابیں ملک میں شائع کر کے سستے داموں یا مفت میں تقسیم کیں۔ ان میں سے کئی کتابیں اور رسالے اور اخبار ضرب حق کے بہت سے نسخے ہمارے پاس ہیں۔ انہی کو سامنے رکھ کر چند گزارشات اور معلومات عرض ہیں۔

دعویٰ مہدیت

گیلانی صاحب نے پہلے مہدیت کا دعویٰ کیا۔ جس پر بعض آدمیوں کی کوشش سے ان کو ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں ڈال دیا گیا۔ جہاں اس نے بظاہر دعویٰ مہدویت سے دستبرداری کا اعلان کیا اور تحریر لکھ دی کہ: ''میں نے مکاشفات اور اجتہادات کی بنیاد پر اپنی نسبت امامت کے انعقاد اور امام مہدی معروف کا اظہار کیا تھا۔ اب میں اپنے سابقہ رائے سے رجوع کا اعلان کرتا ہوں۔''

دوسری تحریر میں لکھا کہ: ''میں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کی بنیاد ظنیات پر تھی۔ علمائے کرام کی مخالفت کی وجہ سے میں اس دعویٰ سے دستبردار ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔''

اور ایک رسالہ میں لکھتے ہیں کہ:

''میرا مطالعہ چند کتابوں تک محدود ہے۔ انہی کی بنیاد پر اپنی امامت کے انعقاد اور امام مہدی ہونے کا اظہار کیا تھا۔'' (کلمۃ الحق ص ۳۳)

''میں نے امام مہدی کی نسبت پر اپنا اظہار کیا تھا۔ لیکن بعض علماء کرام کی مخالفت کی وجہ سے اپنے متعلقین کو اس کی تشہیر سے منع کر دیا۔'' (فیصلہ کن مرحلہ ص ۳۵)

لیکن بعض تحریروں سے شبہ ہوتا ہے کہ دعویٰ سے دست برداری محض دفع وقتی ہے۔ کیونکہ لکھتے ہیں کہ:

''میں اتحاد امت تک اپنے دعویٰ سے رجوع کا اعلان کرتا ہوں۔'' (فیصلہ کن مرحلہ ص ۳۶)

''ہم نے امت مسلمہ میں انتشار کے خدشے سے اپنے اقدامات کی وضاحت کرتے ہوئے امامت سے دستبرداری اور مہدی کی تشہیر پر پابندی لگا دی اور یہ پابندی اس وقت تک برقرار ہے جب تک اس مسئلہ پر اتفاق رائے قائم نہ ہو۔'' (صحیفہ انقلاب ص ۴۳)

''اگر پاکستان میں مختلف فرقوں کے تین سو تیرہ افراد بھی ایسے جمع ہوں جو بغیر کسی لالچ کے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عملی کام کر سکیں تو بہت بہتر ہوگا۔'' (فیصلہ کن مرحلہ ص ۱۰۰)

ان کے مریدین ان کو خلق خدا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امامت کے لئے منتخب شدہ قرار دیتے ہیں۔

کتاب ضرورت انقلاب کے آخری صفحہ میں ہے کہ:

''امامت کے لئے خلق خدا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتخب شدہ، مہدی، عروج ملت اسلامیہ کے امام اعظم سید عتیق الرحمٰن عثمانی اور حق کا ترجمان، صاحب قرآن، امام زمان مہدی درمیان، عتیق الرحمٰن، جانشین عثمان، سید اہل گیلان، سکندر وزیرستان''

گیلانی صاحب خود ایک شعر تحریر کرتے ہیں۔

جو بوالہوس ہیں وہ مجھ کو سمجھ نہیں سکتے

شہید ناز ہوں میں، کشتۂ وفا ہوں میں

اور ان کے ہر رسالہ کے اخیر میں تقریباً تحریر ہوتا ہے۔ عتیق شہید!

مہدی درمیان اور خراسانی مہدی

''اور بعض عبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود کو مہدی آخر الزمان تو نہیں مانتے۔ لیکن کہتے ہیں کہ میں مہدی خراسانی ہوں۔'' (ضرورت انقلاب ص۳، اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ص۲)

''اس دور کا مہدی میں ہوں۔'' (صحیفہ انقلاب ص۶۷)

ان کے اس دعوے کی بنیاد اس حدیث پر ہے کہ:

''جب تم کالے جھنڈے دیکھو کہ خراسان کی طرف سے آئے تو اس کی طرف چلے جاؤ۔ اس لئے کہ اس میں خدا کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔'' (منتخب کنز العمال ج۲ ص۲۹، مسند احمد ج۵ ص۲۷۷، کلمۃ الحق ص۱۸)

اس حدیث کے متعلق شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب منصب امامت میں لکھا ہے کہ ''اس حدیث میں جس مہدی کا ذکر ہے وہ مہدی موعود کے علاوہ ہیں۔ کیونکہ مہدی موعود کا تعلق مدینہ منورہ سے ہوگا نہ کہ خراسان سے۔'' (کلمۃ الحق وغیرہ)

اور علامہ قطب الدین دہلویؒ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لشکر (کالے جھنڈوں کے ساتھ خراسان سے نکلنے والا) حارث اور منصور کا ہوگا۔ (جو امام مہدی سے پہلے ہوں گے)...... پس اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ یعنی ہدایت کیا گیا۔''

(مظاہر حق قدیم ج۴ ص۳۵۵)

مولانا علامہ ابو محمد عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں کہ:

یہاں (اس حدیث میں) مہدی سے نائب مہدی مراد ہے۔ (عقائد الاسلام ص۲۰۵)

علامہ ملا علی قاریؒ مرقات میں فرماتے ہیں۔ اسی لشکر میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہونے سے مراد اس کی نصرت وحمایت ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ج۲ ص۴۷۱)

معلوم ہوا کہ اس خراسانی لشکر سے مراد امام مہدی کا لشکر نہیں بلکہ اس کے حامیوں اور نصرت کرنے

والوں کا لشکر ہے۔ مولانا قطب الدینؒ نے جس حارث کا ذکر کیا ہے یہ وراءالنہر سے نکلے گا۔ جس کے مقدمۃ الجیش کا امیر منصور ہوگا۔ (البرہان فی علامات المہدی آخرالزمان ص۷۹)

اور یہ لوگ خراسان سے نکل کر امام مہدی کے ساتھیوں کے پاس بیت المقدس جائیں گے۔

(القول المختصر ص۳۰)

اور مہدی درمیان قرار دینے کا مدار اس روایت پر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''ایسی امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام اور درمیان میں مہدی۔'' (نشأۃ ثانیہ ص۲، مجلہ اتحاد امت ص۴۶ وغیرہ)

یہ بھی گیلانی صاحب کا مغالطہ ہے۔ اس حدیث کے تحت علامہ الشیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ فرماتے ہیں کہ:

''درمیان، آخری زمانہ سے متصل پہلے کا زمانہ ہے۔ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔'' (علامات قیامت اور نزول مسیح ص۳۷ حاشیہ)

اور مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ:

''بیچ (درمیان) سے مراد آخری زمانہ سے ذرا پہلے کا زمانہ ہے۔ کیونکہ دوسری احادیث میں صراحت ہے کہ امام مہدی نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ظاہر ہوں گے۔'' (علامات قیامت ص۹۵)

علامہ حافظ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ:

''انه وسط الامة وعیسیٰ آخرها وارید بالوسط قریب آخرها''

امام مہدی آخری الزمان امت کے درمیان میں ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آخر میں اور اس درمیان سے مراد بھی آخر کا قریبی زمانہ ہے۔ (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر ص۳۴)

علامہ علی بن حسام (کنزالعمال کے مصنفؒ) نے بھی درمیان سے مراد آخر کا قریبی زمانہ لیا ہے۔

(البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان ص۸۹،۹۰)

ظاہر ہے کہ اوّل زمانہ حضور ﷺ کا ہوا اور آخر زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہوا اور ان دو زمانوں کے درمیان جتنا عرصہ بھی ہے۔ وہ سب درمیانی زمانہ ہے۔ چونکہ امام مہدی آخرزمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ظاہر ہوں گے تو وہ درمیان کے زمانہ میں ہوئے تو اس سے مراد وہی ہیں نہ کہ گیلانی صاحب، اور نہ ہی کوئی اور، اس درمیانہ زمانے کا مدعی مہدیت، اگر مرزا قادیانی کو گیلانی صاحب کی ان باتوں کا علم ہو جاتا تو وہ بھی ان کو مشورہ دیتے کہ خراسانی مہدی بھی مجھے مانو اور درمیانی مہدی بھی کیونکہ ٹانک کا شخص کراچی میں خراسانی ہے تو قادیان کا قادیانی بھی کہیں نہ کہیں سے خود کو خراسانی ٹھہرا لیتا اور درمیانی مہدی بننے میں تو ضرور گنجائش نکل آتی۔

ابناء فارس

گیلانی صاحب کہتے ہیں کہ (ان کے خیال میں) درمیانہ زمانہ کا جو مہدی ہوگا۔ اس کا تعلق فارس سے

ہوگا اور فارس کی سرزمین سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوگی۔ پھر خود کو اور اپنی جماعت کو ابناء فارس قرار دیتے ہیں۔

(ضرب حق ص۱۷ تا ۱۹، اسلام واقتدار ص۵۰۴)

جب کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ ”تبییض الصحیفہ“ میں اور استاذ محترم مولانا محمد سرفراز خان صاحب نے مقام ابی حنیفہؒ میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے کہ رجل فارس سے مراد امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں۔ کیونکہ امام صاحبؒ نے فقہ اور مسائل کو مدون فرما کر (جو کہ آپ سے پہلے نہیں ہوا تھا) گویا علم دین کو آسمان سے زمین پر اکٹھا فرمالیا۔ لیکن گیلانی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب مراد لئے ہیں۔ یہ ان کی بھول ہے۔ (اسلام ص۵۰۴)

ان کی تو یہ بھول ہے۔ لیکن گیلانی صاحب امام مہدی اور امام معصوم ہیں۔ اس لئے ان کی بھول نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ انہوں نے کوئی خاص علمی جوہر نہیں دکھائے کہ انہیں رجل فارس ٹھہرایا جائے۔

عجیب بات یہ ہے کہ بہائی لوگ اپنے شیخ بہاء اللہ کو رجل فارس کا مصداق ٹھہراتے تھے۔ مولانا ابوالقاسم دلاوریؒ فرماتے ہیں کہ:

”بہائی کہتے ہیں کہ حدیث ’لو کان الایمان معلقا بالثریا‘ بہاء اللہ کے حق میں پیشین گوئی ہے۔ کیونکہ وہ ایران کے دارالسلطنت طہران کے قریب ایک موضع جس کا نام نور ہے۔ موضع نور میں ایران کے کیانی بادشاہوں کی نسل میں ایک خاندان آباد تھا۔ بہاء اللہ اسی خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔“

(آئینہ تلبیس ج۲ ص۲۶۴، ۳۹۸)

اسی طرح سید محمد جونپوری نے بھی خود کو اور اپنی جماعت کو اس کا مصداق قرار دیا تھا۔

(آئینہ تلبیس ج۲ ص۳۷۳)

بلکہ مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ ”لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس“ اگر ایمان ثریا سے بھی معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارسی الاصل ہے (مرزا قادیانی) اس کو وہیں جاکر لے لیتا۔

(کتاب البریہ ص۱۳۵، آئینہ تلبیس ج۲ ص۳۹۸، ۳۹۹)

معلوم ہوتا ہے کہ گیلانی صاحب نے بھی گذشتہ مدعیین کے حالات کا مطالعہ کر کے انہی کا طرز وطریقہ اختیار کیا۔ جس کی ایک مثال تو یہ ہے۔

پہلوں کے نقش قدم پر

مزید کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً بہاء اللہ نوری جو ۱۸۱۷ء میں موضع نور علاقہ مازندران میں پیدا ہوا اور خدا کے اوتار اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے اتحاد مذاہب کا نعرہ بلند کیا۔ بقول مولانا ابوالقاسمؒ کے ان کے مجوزہ اتحاد کی نوعیت یہ ہے کہ سچ بھی سچ ہے اور جھوٹ بھی سچ ہے۔ نور بھی نور ہے اور ظلمت بھی نور ہے۔ میٹھا بھی میٹھا ہے اور کڑوا بھی میٹھا ہے۔ وہ سارا زور اس پر صرف کرتے رہے کہ مسلمان، عیسائی، پارسی، ہندو، بدھ سب برسرحق ہیں۔ بہائیوں کو اس پر ناز ہے کہ وہ اتحاد مذاہب کے داعی اور منادی ہیں۔ جناب گیلانی صاحب بھی اتحاد بین المسلمین کا بہائیوں کی طرح کا نعرہ لے کر تشریف لائے۔

مولانا ابوالقاسم دلاوریؒ فرماتے ہیں کہ:

’’اتحاد مذاہب کی جو صورت بہاؤ اللہ نے (اور اب گیلانی صاحب نے) پیش کی کہ توحید و شرک اسلام کفر ہدایت وضلالت نور وظلمت میں امتیاز کئے بغیر مذہبی اتحاد ہو جائے۔ یہ بالکل لغو اور بے ہودہ خیال ہے۔ اتحاد بین الملل کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ آدم علیہ السلام کی تمام اولاد اس آسمانی نور کو مشعل ہدایت بنائے جو خالق ناس نے بنی آدم کی راہ نمائی کے لئے برگزیدہ خلق سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔ جب تک ایسا نہ ہو حق وباطل میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تمام اہل مذاہب اپنے اپنے دین پر قائم رہ کر بوقت ضرورت کسی سیاسی اور دنیوی مقصد پر متحد العمل ہو سکتے ہیں۔‘‘ (آئینہ تلبیس ج۲ ص۲۵۶)

اور سید محمد جونپوری اور اس کے پیروکاروں نے اپنی دعوت کی بنیاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر رکھی۔ ان کے طریقہ کی پہلی شرط یہ تھی کہ ہر حالت میں احکام شریعت کی تبلیغ کریں۔ یہ لوگ جہاں کہیں شہر وبازار میں کوئی نامشروع دیکھتے تو حق احتساب ادا کرتے۔ اسی طرح محمد احمد سوڈانی مہدی نے بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے کام شروع کیا اور گیلانی صاحب بھی بظاہر یہی مشن لے کر میدان میں آئے۔ لیکن قابل تعجب بات ہے کہ ایک طرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مشن ہے اور دوسری طرف بدعات اور غیر شرعی کاموں پر خاموشی کا سبق بھی دیتے ہیں۔ جب کہ حق بات نہ کہنے والے عالم کو گونگا شیطان بھی قرار دیتے ہیں۔

جدت طرازی سے بچیں

گیلانی صاحب نے جو نئی راہ لی ہے اپنے متعلق بھی اس حدیث کو پیش نظر رکھیں کہ:

’’ایک دن حضرت معاذؓ نے فرمایا تمہارے بعد بہت سے فتنے ہوں گے۔ اس زمانے میں مال بہت ہوگا اور قرآن مجید (ہر ایک کے لئے) کھلا ہوگا۔ جس سے مرد بھی دلیل پکڑے گا اور عورت بھی، بڑا بھی اور چھوٹا بھی، غلام بھی اور آزاد بھی۔ بعید نہیں کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ کیا بات ہے۔ میں نے قرآن پڑھ لیا پھر بھی لوگ میری پیروی نہیں کرتے؟ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک میں ان کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہ کروں۔ پس جدت طرازی سے بچتے رہنا۔ کیونکہ ایسی جدت گمراہی ہے۔‘‘ (اسلام واقتدار ص۲۳)

احادیث میں تحریف معنوی

گیلانی صاحب کی تحریرات میں بعض جگہ احادیث میں تحریف معنوی کی گئی ہے۔ جو مہدیت کے یقیناً خلاف ہے۔

ا...... مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی کتاب ’’عصر حاضر‘‘ سے ایک حدیث نقل ہے۔ جس میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا فرمان ہے۔ ’’علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرو اور علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں...... پس عنقریب ایسی جماعتوں کو پاؤ گے جو یہ سمجھتے ہوں گے کہ وہ تمہیں اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآنی احکام کو انہوں نے پس پشت ڈالا ہوگا۔ پس تمہارے اوپر علم کی اتباع لازم

ہے۔ نئے راستوں سے بچو اور زیادہ گمراہیوں سے بچو اور تمہارے او پر عتیق کی اتباع لازم ہے۔“

(سنن دارمی ج۱ ص۱۵، فیصلہ کن مرحلہ ص۱۰۵، ضرورت انقلاب ص۷، کلمۃ الحق ص۳۴)

گیلانی صاحب نے علیکم بالعتیق کا ترجمہ کیا ”تم پر عتیق کی (یعنی گیلانی صاحب کی) اتباع لازم ہے۔“ حالانکہ مولانا محمد یوسفؒ نے اس کا ترجمہ پرانے لوگ یعنی اسلاف سے کیا ہے۔ کتب لغات میں بھی عتیق کا معنی پرانا ذکر ہے۔ (مصباح اللغات ص۵۳۰)

علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ:

”علیکم بالعتیق یعنی ”ماکان علیه الصحابة“ (فتح المبین لشرح الاربعین ص ۲۰۴، طبع مصر) ”یعنی عتیق سے مراد اس عمل کی اتباع لازم ہے جس پر صحابہ کرامؓ تھے۔“

مگر گیلانی صاحب نے تحریف معنوی کرتے ہوئے عتیق سے اپنی ذات مراد لی۔ جیسے ایک شخص نصر اللہ نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پوچھا گیا دلیل کیا ہے؟ کہا قرآن مجید میں میرا ذکر ہے۔ ”اذا جاء نصر الله“ ایک شخص نعیم نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا قرآن مجید میں میرا ذکر ہے۔ ”ثم لتسألن یومئذ عن النعیم“ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا قرآن مجید میں میرا ذکر ہے۔ ”مبشرا برسول یأتی من بعد اسمه احمد“ بہرحال یہ تحریف معنوی جھوٹے مدعیان مہدیت کا مشترکہ عمل ہے۔

۲...... گیلانی صاحب لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آخری دور میں انسان سے گفتگو کرنے والے جہلاء کم عقل لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی وہ خیر میں سے نیکی کی باتیں کریں گے۔ مگر ان کا ایمان ان کے حلق کے نیچے سے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پس وہ تمہیں جہاں ملیں ان کو قتل کرنا۔ بے شک ان کو قتل کرنے میں اجر ہے۔ (رسالہ ضرب حق ص۸، بحوالہ بخاری ج۲ ص۲۲۴)

یہ روایت گیلانی صاحب نے ایک کتاب ”تبلیغی جماعت حقائق و معلومات“ سے اخذ کی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اور گیلانی صاحب بھی دونوں مکھی پر مکھی مارنے والے نقال ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ نقالوں سے ہوشیار رہئے۔ اس حدیث کے ترجمہ میں دونوں نے شدید غلطیاں کی ہیں۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں ”سیخرج قوم فی آخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة لا یجاوز ایمانهم حنا جرهم“ (بخاری شریف ج۲ ص۱۰۲۴)

”حضرت علیؓ نے نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کیا کہ آخر دور میں ایک قوم نکلے گی۔ تو جوان لوگ ہوں گے، کم عقل ہوں گے۔ سب لوگوں کی باتوں سے اچھی باتیں کہیں گے۔ ان کا ایمان ان کے حلق کے نیچے سے نہیں اترے گا۔“

اس حدیث کے تحت حاشیہ بخاری میں قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ:

”قوله فی آخر الزمان قیل هذا یخالف حدیث ابی سعید المذکور فی الباب الذی بعده لان مقتضاه انهم خرجوا فی خلافة علیؓ وکذا اکثر الاحادیث الواردة فی

امرهم واجاب ابن التين بان المراد زمان الصحابة“

یہ جو فرمایا کہ آخر زمانہ میں ہوں گے اس پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث کے خلاف ہے۔ جو بعد والے باب میں ذکر ہے۔ کیونکہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت علیؓ کی خلافت میں نکلے ہیں۔ ایسے ہی اکثر احادیث جو ان کے بارے میں وارد ہوئیں۔ ان کا یہی تقاضا ہے تو امام ابن التین نے اس کا جواب یہ دیا کہ آخر زمانہ سے مراد صحابہ کرامؓ کے زمانہ کا آخر ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ حدیث خوارج کے بارے میں ہے۔ جو حضرت علیؓ کے دور میں ظاہر ہوئے ہیں۔ ایسے ہی امام مہدی اور ان کے دور کے حالات سے متعلق جتنی روایات آئی ہیں۔ جناب گیلانی صاحب ان کو اپنے اوپر فٹ کرتے ہیں اور اپنی بیعت اور حکومت کی ترغیب دیتے ہوئے ان حالات کی خوشخبری سناتے ہیں۔ یہ سب تحریف معنوی کے زمرہ میں آتا ہے جو مہدیت کے یقیناً خلاف ہے۔ امام مہدی آخرالزمان کی شخصیت ہی ایسی بابرکت ہوگی کہ خودبخود سب انسان متحد ہو جائیں گے۔ اتحاد بین المسلمین کی تحریک اور ترغیب کی ضرورت نہ ہوگی اور خودبخود خوشحالی اور فتوحات اور برکتیں آئیں گی۔ گیلانی صاحب کی طرح تحریک چلانے اور ترغیب دینے اور مسلمانوں پر ضربیں لگانے اور جماعتوں کو ختم کر کے ایک جماعت بنانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ انشاءاللہ!

بارہ خلفاء وائمہ

احادیث نبویہ میں بارہ آئمہ قریش کا ذکر آتا ہے۔ گیلانی صاحب بارہ میں اوّل امام خود کو ٹھہرا کر باقی گیارہ اپنے بعد مقرر کرتے ہیں۔ ان کے ہاں ترتیب یہ ہے۔

۱...... مہدی امیر اوّل یعنی جناب گیلانی صاحب۔

۲...... منصور ۳...... سلام ۴...... امیر العصب ۵...... اہل بیت کا ایک فرد

۶، ۷...... اہل بیت کے افراد ۸...... مہدی ہشتم ۹۔ ۱۰۔ ۱۱...... مہدیان

۱۲...... آخری امام مہدی آخرالزمان (کلمۃ الحق ص۳۴، صحیفہ انقلاب ص۶۸)

روایات حدیث مختلف کتب سے ذکر کر کے ان سے گیلانی صاحب نے کھینچ تان کر یہ اخذ کیا کہ ان بارہ خلفاء کا تعلق بالکل آخری دور سے ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں اس بارے میں تو دونوں قول ہیں کہ ان بارہ میں ترتیب ہے یا فاصلہ کے ساتھ بلاترتیب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس میں اتفاق ہے کہ ان بارہ میں سے ہی خلفاء راشدین حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم بھی ہیں اور ظاہر ہے کہ حضرت خلفاء راشدین اربعہ کا تعلق آخری دور سے تو نہیں ہے۔ تو کیسے باور کیا جائے کہ ان سب کا تعلق آخری دور سے ہوگا؟

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے (تاریخ الخلفاء ص۱۱، ۱۲، ۱۳، طبع لکھنؤ) میں اور امام ابن کثیرؒ نے (تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۳۰۱) میں اور حضرت ملا علی قاریؒ نے (شرح فقہ اکبر ص۷۰، طبع قدیمی کتب خانہ) میں اور مولانا عبدالقادر سلہٹی حنفیؒ نے (الجوامع القادریہ ص۳۶ طبع مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۸ھ) میں ودیگر علماء نے خلفاء اربعہ کے بھی بارہ میں سے ہونے کی صراحت کی ہے۔

علامہ سیوطیؒ کی عبارت سے غلط فہمی

گیلانی صاحب علامہ سیوطیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ علماء نے تصریح کی ہے کہ وہ بارہ خلفاء ابھی تک وجود میں نہیں آئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک پر امت کا اجماع ہو۔ (صحیفہ انقلاب ص۱۷)

علامہ سیوطیؒ کی عبارت ہے۔ ’’فاشار بذالك الى ما قاله العلماء ان المهدى احد الاثنى عشرفانه لم يقع الىٰ الآن وجود اثنى عشر اجتمعت الامة علىٰ كل منهم‘‘

(الحاوی للفتاوی ج۲ ص۸۵، طبع بیروت)

یعنی امام ابوداؤد نے علماء کی اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ امام مہدی بارہ خلفاء میں سے ایک ہیں۔ کیونکہ اب تک بارہ خلفاء کا وجود نہیں آیا۔ جن میں سے ہر ایک پر امت کا اتفاق ہوا ہو۔ گیلانی صاحب اس عبارت سے یہ سمجھے کہ بارہ خلفاء کل کے کل اب تک نہیں ہوئے۔ اس لئے وہ بارہ میں سے اوّل خود کو قرار دیتے ہیں اور مزید گیارہ اپنے بعد مانتے ہیں۔ حالانکہ اس عبارت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ بارہ خلفاء مکمل نہیں ہوئے نہ کہ ان کا کوئی فرد بھی نہیں آیا۔ کیونکہ خود امام سیوطیؒ خلفاء اربعہ راشدین کو بھی بارہ میں سے شمار کرتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

مکاشفات ورؤیا

گیلانی صاحب کے دعویٰ مہدیت اور امام مہدی ہونے کا مدار مکاشفات اور خوابوں پر ہے۔

بعض روایات سے غلط فہمی

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں کہ:

’’مرزاصاحب (قادیانی) فرماچکے ہیں کہ مجھ سے پہلے بھی مہدی آچکے ہیں اور بعد میں بھی آئیں گے۔‘‘ (آئینہ تلبیس ص۲۱۴)

علماء کرام کا انتباہ

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ فرماتے ہیں کہ:

’’مولوی محمد عالم صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی، یحییٰ بہاری اور اس قسم کے دوسرے لوگ جو مامور بن کر آتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مامور من اللہ نہیں ہوتے بلکہ مامور من النصاری ہوتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ نصاریٰ کے نمائندہ ہوتے ہیں) جو عیسیٰ اور مہدی کا روپ دھار کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو مسیحیت سے مانوس کریں یا کم از کم انہیں دین نصاریٰ سے برسرعناد وپیکار نہ رہنے دیں۔ میں (مولانا دلاوریؒ) مولوی صاحب کے اس خیال سے پورا متفق ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ ایسے لوگ مشن کی طرف سے بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں اور یہ صرف کچھ جھوٹے مدعیوں پر موقوف

نہیں۔ بلکہ ہر وہ شخص جو مذہب میں رخنہ اندازی کر کے ملک میں آتش فتنہ مشتعل کرتا ہے وہ بھی نصاریٰ کا ایجنٹ ہے۔'' (آئینہ تلبیس ج۲ص۲۳۲)

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ فرماتے ہیں کہ:

''بہت سے جھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔'' (خلیفۃ اللہ المہدی ص۰ا طبع مجلس تحفظ ختم نبوت)

استاذ نا المکرم حضرت علامہ مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''یہ بھی یاد رہے کہ بعض نادان جنونی اور ہوس اقتدار اور شہرت کے دلدادہ خلیفۃ اللہ کا مصداق کسی اور کو اور المہدی کا مصداق کسی اور کو بنانے کا ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور اپنے ناخواندہ حواریوں سے اپنے خلیفۃ اللہ ہونے کا پرچار کر رہے ہیں اور وہ کراماتی اور مالیخولیا کے شکار سچ مچ ان کو خلیفۃ اللہ سمجھ رہے ہیں، جو قطعاً باطل ہے۔ حدیث میں خلیفۃ اللہ المہدی (مشکوٰۃ ج۲ص۴۷۱) ایک ہی شخص کو کہا گیا ہے۔ خلیفۃ اللہ موصوف ہے اور المہدی ترکیب کے لحاظ سے صفت ہے۔ غرضیکہ کسی بھی پاکستانی اور غیر عربی پر جو فاطمی نسل کا نہ ہو اور حکومت اور اقتدار بھی سے حاصل نہ ہو اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت بھی نہ کی گئی ہو۔ خلیفۃ اللہ المہدی کا اطلاق شرعاً درست نہیں ہے۔ ویسے دنیا میں سینکڑوں جعلی اور فراڈی مہدی ہوئے ہیں۔ تفصیل کے لئے کتاب آئینہ تلبیس ملاحظہ ہو۔ وہی محفوظ رہا جو فرڈیوں کے دام سے بچا۔'' (ارشاد الشیعہ ص۱۹۷،۱۹۸)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عاملہ کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی عاملہ کا اجلاس ۲۴ رجنوری ۲۰۰۸ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ جو صبح نو بجے سے عصر کی نماز تک جاری رہا۔ اجلاس میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے شرکت کی۔ اجلاس میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اپنی علالت اور مولانا بشیر احمد رخصت کے باعث شرکت نہ فرما سکے۔

اجلاس کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور تلاوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمائی۔ اجلاس میں مجلس مرکزیہ کے انتظامی امور کو نمٹانے کے علاوہ فیصلہ ہوا کہ چناب نگر میں نئے خریدہ پلاٹوں کے شمالی حصہ میں تعمیرات کا آغاز کیا جائے۔ آئندہ مجلس شوریٰ کے اجلاس سے قبل نقشہ کی تیاری اور فائنل رپورٹ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد پیش کریں گے۔ اجلاس میں مبلغین و مدرسین، عملہ کی تنخواہوں پر نظر ثانی کی گئی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی منظوری کے بعد محرم الحرام سے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ سردی اور ملتان کی کانفرنس کے باعث مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مرکزی ناظم اعلیٰ اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد باہمی مشورہ سے طے کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے!

مولانا اللہ وسایا

مرزا قادیانی کے جملہ رسائل وکتب کو قادیانیوں نے خزائن کے نام سے جمع کیا ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے اشتہارات کو پہلے دس حصوں میں تبلیغ رسالت کے نام سے میر قاسم علی مرزائی نے جمع کیا۔ پھر قادیانی جماعت نے ان دس حصوں کو مجموعہ اشتہارات کے نام پر تین جلدوں میں شائع کیا۔

مرزا قادیانی کے یہ اشتہارات کئی قسم کے ہیں۔

۱...... اپنے دعاوی سے متعلق
۲...... اپنی کتابوں کی ایڈورٹائیزنگ
۳...... اپنے مخالفین کو چیلنج
۴...... اپنی پیش گوئیاں
۵...... جب پیش گوئی جھوٹی نکلی تو اس کی تاویلات
۶...... گورنمنٹ انگریزی کی خوشامد
۷...... گورنمنٹ انگریزی سے التجائیں

مرزا نے اپنے مخالفین کو چیلنج دیا اگر کسی مخالف نے اسے گھاس ڈالا، جواب دیا تو مرزا جواب الجواب میں اشتہار بازی کرتا تھا۔ جواب الجواب میں کہیں مرزا قادیانی اپنے مخالفین کے اس اشتہار کو جس کا مرزا نے جواب لکھنا ہوتا۔ اس اشتہار کو بھی نقل کر دیتا۔ مرزا قادیانی کے مجموعہ اشتہارات کی پہلی اور تیسری جلد میں مرزا قادیانی نے اپنے خلاف لکھے گئے مخالفین کے اشتہارات کو نقل کیا ہے۔ اس مضمون میں ہم ان اشتہارات کو نقل کر دیتے ہیں۔ تاکہ سند رہیں:

۱...... میر عباس علی لدھیانوی کا خط

میر عباس علی لدھیانوی مرزا قادیانی کے مخلص مرید تھے۔ مرزا قادیانی کے قریب ہوئے۔ مرزا کی زندگی کو دیکھا۔ اس کی پیش گوئیوں کو جھوٹا ہوتا اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا تو مرزا قادیانی کے خلاف ہوگئے۔ اس زمانہ میں مرزا قادیانی نے آسمانی فیصلہ نامی رسالہ لکھا۔ تو جواب میں مولانا محمد حسین بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں مرزا قادیانی کے چیلنج کو قبول کیا گیا کہ تصفیہ حق کے لئے آسمانی فیصلہ جو مرزا قادیانی نے تجویز کیا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ مرزا قادیانی مستعد ہو تو میں میدان میں آنے کے لئے تیار ہوں۔ ان کا نام اس لئے ظاہر نہ کیا کہ کہیں مرزا قادیانی بھاگ نہ جائے۔ اس نے کہا کہ مرزا قادیانی کے مستعد ہونے پر تاریخ کے تعین پر میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اس پر میر عباس علی لدھیانوی نے مرزا قادیانی کو ذیل کا خط لکھا۔ مرزا قادیانی نے ''آسمانی فیصلہ کے متعلق خط وکتابت'' کے عنوان پر (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۱۷) میں اسے شائع کیا جو یہ ہے۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! از جانب عباس علی بخدمت مرزا غلام احمد قادیانی، عرض ہے کہ جواب آسمانی مندرجہ اشاعۃ السنۃ ص۱۵ جو ایک صوفی بالمقابل آپ سے بموجب آپ کے وعدے کے کرامت دیکھنے یا دکھلانے کی درخواست کرتے ہیں، بھیج کر التماس ہے کہ آپ کو اس میں جو کچھ منظور ہو تحریر فرمائیں کہ اس کے موافق عمل

در آمد کیا جاوے اور مضمون ص ۵۱ بغور ملاحظہ ہو کہ فریق ثانی آپ کے عاجز ہونے پر کام شروع کرے گا۔“

الراقم عباس علی از لدھیانہ ۶ رمئی ۱۸۹۲ء

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۱۷)

مرزا قادیانی نے پانچ سطری خط کے جواب میں ڈیڑھ صفحہ کالا کیا کہ جب تک صوفی صاحب اپنا نام نہ بتائیں، سامنے نہ آئیں، کارروائی نہ ہوگی۔ وہ لنگڑا ہے اپنا نام کیوں نہیں لکھتا وغیرہ، اس پر عباس علی لدھیانوی نے مرزا کو ذیل کا خط لکھا۔

۲...... میر عباس علی کا جواب الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

”بعد الحمد و الصلوٰۃ “ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب، سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۱۷ رمئی میرے نیاز نامہ کے جواب میں وارد ہوا۔ اسے اول سے آخر تک پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ آپ نے دانستہ ٹلانے کے واسطے سوال از آسمان جواب از ریسمان کے موافق عمل کر کے بچنا چاہا ہے۔ اصل مطلب تو آپ نے چھوڑ دیا۔ یعنی آزمائش کے واسطے وقت اور مقام مقرر نہیں کیا۔ بلکہ پھر آپ نے اپنی عادت قدیمہ کے مطابق کاغذی گھوڑے دوڑانے شروع کر دیئے۔ جناب من! جس طرح آپ نے فیصلہ آسمانی میں چھاپا تھا۔ اسی طرح اشاعت السنۃ میں ان صوفی صاحب نے جواب ترکی بہ ترکی شائع کر دیا ہے۔ آپ کو تو غیرت کر کے بلاتحریک دیگرے خود ہی تیار ہونا چاہئے تھا۔ برعکس اس کے تحریک کرنے پر بھی آپ بہانہ کرتے ہیں اور ٹلاتے ہیں۔ صوفی صاحب نے خود قصداً اپنا نام پوشیدہ نہیں رکھا۔ بلکہ مولوی محمد حسین صاحب نے کسی مصلحت سے ظاہر نہیں کیا۔ ناحق آپ نے کلمات گستاخانہ صوفی صاحب کی نسبت لکھ کر ارتکاب عصیان کیا۔ سو آپ کو اس سے کیا بحث ہے۔ آپ کو تو اپنے دعویٰ کے موافق تیار ہونا چاہئے۔ مولوی محمد حسین صاحب خود ذمہ وار ہیں۔ فوراً مقابلہ پر موجود کر دیں گے۔ لہٰذا اب آپ ٹلائیں نہیں۔ مرد میدان بنیں اور صاف لکھیں کہ فلاں وقت اور فلاں جگہ پر موجود ہو کر سلسلہ آزمائش و اظہار کرامت متدعویہ شروع کیا جائے گا۔ یہ عاجز بعد عجز و نیاز عرض کرتا ہے کہ آپ اپنے دعویٰ میں اگر سچے ہو تو حیلہ بہانہ کیوں کرتے ہو۔ میدان میں آؤ۔ دیکھو یا دکھاؤ۔ صاف باطن لوگ دغل باز نہیں ہوتے۔ حیلہ بہانہ نہیں کیا کرتے۔ برکات آسمانی والے کمیٹیاں مقرر کیا کرتے ہیں؟۔ رجسٹر کھلوایا کرتے ہیں؟۔ اس قسم کی کارروائی صرف دھوکہ دینا اور دفع الوقتی پر مبنی ہے۔ افسوس صد افسوس۔ اللہ سے ڈرو۔ قیامت پیش نظر رکھو۔ ایسی مریدی پیری پر خاک ڈالو۔ جس مطبع میں آپ اپنا مضمون چھاپنے کے لئے بھیجیں اس عاجز کے مضمون کو بھی زیر قدم چھاپ دیں۔“

عریضہ نیاز میر عباس علی از لدھیانہ روز دوشنبہ ۹ رمئی ۱۸۹۲ء

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۵۱۹، ۵۲۰)

اس خط پر مرزا قادیانی نے بہت غصہ کا اظہار کیا، لکھا کہ: ”وہ صوفی خود ستر میں ہے، یا دیوانہ یا نابالغ، فضول گو، مفتری جو بوجہ اپنی مفلسی کے و بے سرمایگی کے منہ نہیں دکھلانا چاہتا...... مگر واضح رہے کہ اتمام حجت کر دیا

گیا۔ آئندہ ہماری طرف ایسی پرتعصب تحریریں ہرگز ارسال نہ کریں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۲۲،۳۲۱)

۳...... خط از مولانا محمد حسین بٹالوی

مرزا قادیانی نے جب مقابلہ تفسیر کے لئے چیلنج دیا تو مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کو یہ خط لکھا:

۱۸؍اپریل ۱۸۹۳ء...... غلام احمد قادیانی!

تمہارے چند اوراق کتب وساوس کے ہمدست عزیزم مرزا خدا بخش اور دو رجسٹرڈ خط موصول ہوئے۔

۱...... میں تمہاری اس کتاب کا جواب لکھنے میں مصروف تھا۔ اس لئے تمہارے خطوط کے جواب میں توقف ہوا۔ اب اس سے فارغ ہوا ہوں تو جواب لکھتا ہوں۔

۲...... میں تمہاری ہر ایک بات کی اجابت کے لئے مستعد ہوں۔ مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ بالمقابلہ عربی عبارت میں تفسیر قرآن لکھنے کو بھی حاضر ہوں۔ میری نسبت جو تم کو منذر الہام ہوا ہے اس کی اشاعت کی اجازت دینے کو بھی مستعد ہوں۔ مگر ہر ایک بات کا جواب واجابت رسالہ میں چھاپ کر مشتہر کرنا چاہتا ہوں۔ جو انہیں باقی ماندہ ایام اپریل میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

۳...... تمہارا سابق تحریرات میں یہ قید لگانا کہ دو ہفتہ میں جواب آڑے اور آخری خط میں یہ لکھنا کہ ۲۰؍اپریل تک جواب ملے۔ ورنہ گریز مشتہر کیا جائے گا۔ کمال درجہ کی خفت ووقاحت ہے۔ اگر بعد اشتہار انکار، ادھر سے اجابت کا اشتہار ہوا تو پھر کون شرمندہ ہوگا؟۔

۴...... ہماری طرف سے جو جواب خط نمبر۲۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۸۹۳ء کے لئے ایک ماہ کی میعاد مقرر ہوئی تھی۔ اس کا لحاظ تم نے یہ کیا کہ تیسرے مہینے کے آخیر میں جواب دیا۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکومت کہ جواب دو ہفتہ یا ۲۰؍اپریل تک آوے۔ کیوں موجب شرم نہ ہوئی۔ تم نے اپنے آپ کو کیا سمجھا ہے؟ اور اس حکومت کی کیا وجہ ہے۔ جن پر تم حکومت کرتے ہو وہ تم کو دجال، کذاب، کافر وزندیق سمجھتے ہیں۔ پھر وہ ایسی حکومتوں کو کیونکر تسلیم کریں۔ کیا تم نے سب کو اپنا مرید ہی سمجھ رکھا ہے۔ ذرا عقل سے کام لو۔ کچھ تو شرم کرو۔ دین سے تعلق نہیں رہا تو کیا دنیا سے بھی بے تعلق ہو؟ اس خط کی رسید ڈاکخانہ سے لی گئی ہے۔ وصول سے انکار کروگے تو وہ رسید تمہاری مکذب ہوگی۔'' ابوسعید محمد حسین عفاء اللہ عنہ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۹۲،۳۹۱)

اس کے جواب میں مرزا نے کئی صفحات پر مشتمل اشتہار شائع کیا۔ مگر وہی بے تکی شرائط کا تکرار جس کا حصل سوائے گریز کے کچھ نہ تھا۔ مگر اب بات مباہلہ کی طرف بڑھنے لگی۔

۴...... اشتہار از مولانا عبدالحق غزنوی

مرزا قادیانی کے مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۴۲۰ پر مرزا قادیانی کا اشتہار نمبر۱۱۱ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں مرزا قادیانی نے اہل حدیث رہنما حضرت مولانا عبدالحق غزنوی کے متعلق لکھا کہ: ''ایک اشتہار مباہلہ

۲۶ رشوال ۱۳۱۰ھ شائع کردہ عبدالحق غزنوی میری نظر سے گذرا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۲۰)

اس متذکرہ اشتہار مولانا عبدالحق غزنوی کو قادیانیوں نے مجموعہ اشتہارات میں شائع کر دیا ہے۔ وہاں سے پیش خدمت ہے جو یہ ہے۔

استدعاء مباہلہ از مرزا قادیانی بذریعہ اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ایک اشتہار مطبوعہ ۲۵ راپریل ۱۸۹۳ء از جانب مرزا بتاریخ ۱۹ رشوال ۱۳۱۰ھ میری نظر سے گذرا۔ جس میں اس مباہلہ کا ذکر تھا۔ جو بتاریخ ۲ رشوال ۱۳۱۰ھ میرے اور حافظ محمد یوسف کے درمیان مرزا قادیانی اور اس کے چیلوں کے ارتداد کی بابت ہوا تھا۔ نیز اس میں استدعا مباہلہ علمائے اسلام سے تھی۔ صاحب قادیانی کا یہ اشتہار حسب عادت خود پر از کذب و بہتان وافتراء ہے۔ ارے مرزا جب تجھے کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ اور چودہ سو برس کے مسلمانوں کو جھٹلاتے شرم نہ آئی تو ہم سے کیا شرم۔’’اذالم تستحی فاصنع ماشئت‘‘

طعنہ گیرد درسخن بر بایزید

ننگ دارد از درون او یزید

جو لوگ بمضمون سلام علیکم لا نبتغی الجاھلین جاہلوں اور یاوہ گوؤں کے جھگڑوں سے بچتے اور کنارہ کرتے ہیں اور آیت ’’خذالعفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاھلین ‘‘پر عامل اور گوشہ نشینی اور خلوت گزینی کی طرف مائل ہیں۔ ان سے مباحثہ اور مباہلہ کی درخواست ہے اور جو لوگ شاہ سوار میدان ہیں اور بار بار مباہلے اور مباحثے کے اشتہار چھپوا کر اور رجسٹری شدہ خطوط اور دستی خطوط معتبر اشخاص کی وساطت سے پہنچا کر دل و جان سے تیرے لقاء کے میدان مباحثہ ومباہلہ میں شائق ومشتاق ہیں۔ ان سے کیوں گریز اور روپوشی کرتے ہو اور مصداق ’’کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ‘‘ بنتے ہو۔

اے دل مشاق بہ دام تو صید

ماہہ تو مشغول تو باعمر وزید

اور اگر ان اشتہاروں سے آنکھوں پر پردہ اور گوش باطل نیوش بہرے ہوگئے ہوں تو ناظرین کے ملاحظے اور اتمام حجت کے لئے پھر ان کا ذکر کر دیتے ہیں۔

اوّل تین خط مفتی مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی متضمن استدعائے مباحثہ

خط اوّل، مورخہ ۲۴ رستمبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ جعفری پریس لاہور

خط دوم، ۱۳ راکتوبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ لاہور

خط سوم، مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۸۹۲ء مطبوعہ لاہور۔

دوئم: اشتہار ضروری مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مورخہ ۲۶ رمارچ ۱۸۹۱ء مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور۔

سوئم: اعلان عام از طرف انجمن اسلامیہ لدھیانہ مورخہ ۲۱ر ستمبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ انصاری دہلی۔

چہارم: نوٹس مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مورخہ ۱۵ر فروری ۱۸۹۱ء مطبوعہ لاہور۔

پنجم: نوٹس اتمام حجت مولوی عبدالمجید مالک مطبع انصاری مورخہ ۱۳ر ربیع الاول ۱۳۰۹ھ۔

ششم: اشتہار مولوی صاحب عبدالحق دہلوی مصنف تفسیر حقانی مورخہ یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ انصاری۔

ہفتم: اشتہار محمد عبدالحمید مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ دہلی۔

ہشتم: اشتہار مولوی محمد صاحب اور مولوی عبدالعزیز صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب مفتیان شہر لدھیانہ مورخہ ۲۹ر رمضان شریف مطبوعہ لدھیانہ۔

نہم اشتہار مولوی مشتاق احمد مدرس مورخہ ۲۴ر رمضان شریف مطبوعہ لدھیانہ وغیرہ: ''مالا یحصیها الا اللہ''

اب اتنے اشتہارات متفرق علاؤں نے متفرق شہروں میں دیئے۔ تم نے کس سے بحث کی اور کس جگہ میدان میں حاضر ہوئے؟۔ پس جب تمہاری مکاری اور دھوکہ دہی عام پر کھل گئی تو پھر تمہارے دام میں وہی شخص آوے گا جو شقی سرمدی ہو۔'' انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون ۰ انما سلطانہ علی الذین تولونہ والذین ھم بہ مشرکون ''ایک اور ابلہ فریبی وشعبدہ بازی کاریگر کی سنئے۔ ایک اشتہار مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۸۹۳ء میں خامہ فرسائی کی ہے کہ ایک سورۃ کی تفسیر عربی میں لکھتا ہوں اور ایک جانب مخالف لکھے اور اس میں ایسے معارف جدیدہ ولطائف غریبہ لکھے جائیں۔ جو کسی دوسری کتاب میں نہ پائے جائیں۔ ارے مخبوط الحواس ہم تو اسی سبب سے تجھے ملحد اور ضال اور مضل اور زندیق کہتے ہیں کہ تم وہ معانی قرآن اور حدیث کے کرتے ہو جو آج تک کسی مفسر ومحدث متبع سنت نے نہیں کئے۔ پھر اور جو کوئی مسلمان ایسے معانی کرے گا تو وہ بھی آپ کا ہی بھائی ہوگا۔ نیز اسی اشتہار میں لکھا ہے کہ آخر میں ۱۰۰ شعر لطیف بلیغ وفصیح عربی میں بطور قصیدہ فریقین بناویں۔ پھر دیکھیں کہ کس کا قصیدہ عمدہ وپسندیدہ ہے۔ قصیدہ وشعر گوئی تو کوئی فضیلت اور بزرگی اور حقانیت وعلیت کا معیار ومدار نہیں۔ تک بندی اور قافیہ سازی ایک ملکہ ہے جو فساق اور فجار اور بے دینوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ بلکہ ایک طرح کا نقص ہے۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے بچایا۔'' وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ ''اگر کچھ فضیلت اور حقیقت کی بات ہوتی تو اوّل رسول اللہ ﷺ کو دی جاتی۔ کچھ مردانگی بھی چاہیئے۔ خنثوں کی طرح بیہودہ سمع خراشی اور بکواس کیوں کرتے ہو۔

ان کنتم انتم فحولا فابرزو

ودعر الشکاری حیلۃ النسوان

شاید اب یہ حیلہ کرو کہ تم سے مباہلہ کا کیا فائدہ۔ کیونکہ تم حافظ محمد یوسف کو کہہ چکے کہ اگر مجھ پر لعنت کا اثر بھی ظاہر ہوا تو بھی میں کافر کافر کہنے سے باز نہیں آؤں گا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ میں تو مسیح قادیانی کی طرح

معصومیت کا دعویٰ نہیں رکھتا ہوں۔ اگر مجھ سے ’’غضباً للّٰہ وغیرۃ لدین اللّٰہ ‘‘ کوئی کلمہ زیادتی یا خلاف ادب نکلا بھی ہو تو میں اس سے بہزار زبان تائب ہوں۔

گفتگوئے عاشقاں در باب رب
جوشش عشق است نے ترک ادب
امر کہ کرد از جام حق یک جرعہ نوش
نے ادب ماند درونے عقل وہوش

حافظ کے مباہلہ کی تفصیل یہ ہے کہ حافظ محمد یوسف جو مرزا قادیانی کا اوّل درجہ کا ناصر ومؤید ومددگار ہے۔ اس نے ۲؍شوال بوقت شب مجھ سے بار بار درخواست مباہلہ کی۔ آخر الامر اس وقت اس بات پر مباہلہ ہوا کہ مرزا قادیانی اور نور الدین ومحمد احسن امروہی یہ تینوں مرتد اور دجال اور کذاب ہیں۔ چونکہ تاہنوز لعنت کا اثر ظاہراً اس پر نمودار نہیں ہوا۔ لہٰذا پیر جی کو بھی گرمی آگئی اور عام طور پر اشتہار مباہلہ دے دیا۔ ذرا صبر تو کرو۔ دیکھو اللہ کیا کرتا ہے۔’’وکل شئی عندہ باجل مسمیٰ انہ حکیم حمید ‘‘مجھ کو دو روز پیشتر محمد یوسف کے مباہلہ سے دکھایا گیا کہ میں نے ایک شخص سے مباہلہ کی درخواست کی اور یہ شعر سنایا۔

بہ صورت بلبل وقمری اگر نگیری چند
علاج کے کنمت آخر الدواء الکیے

اور بھی کچھ دیکھا جس کا بیان اس وقت مناسب نہیں۔ میں خود حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے۔ دو دن بعد یہ مباہلہ در پیش ہوا۔ اب بذریعہ اشتہار ہذا بدستخط خود مطلع کرتا ہوں اور سب جہاں کو گواہ کرتا ہوں کہ اگر تمہارے ساتھ مباہلہ کرنے سے مجھ پر کچھ لعنت کا اثر صریح طور پر جو عموماً سمجھا جاوے کہ بے شک یہ مباہلہ کا اثر ہوا ہے تو میں فوراً تمہارے کفر کہنے سے تائب ہو جاؤں گا۔ اب حسب اشتہار خود مباہلہ کے واسطے بمقام امرتسر آؤ۔ مباہلہ اس بات پر ہوگا کہ تم اور تمہارے سب اتباع دجالین کذابین ملاحدہ اور زنادقہ باطنیہ ہیں اور میدان مباہلہ عیدگاہ ہوگا۔ تاریخ جو تم مقرر کرو اب بھی تم بموجب اشتہار خود میرے ساتھ مباہلہ کے واسطے بمقام امرتسر نہ آئے تو پھر اور علماؤں سے درخواست مباہلہ اوّل درجہ کی بے شرمی اور پرلے سرے کی بے حیائی ہے اور’’ الا لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین ‘‘ کا مصداق بنتا ہے۔ اب ضرور دلیری وتوکل کر کے ہزیمت نہ کرو۔’’بلوغ الآمال فی رکوب الاھوال ‘‘اور اگر ایسے ہی کاغذوں کی گڈیاں اڑاتا ہے اور حقیقت اور نتیجہ کچھ نہیں۔ پھر تم پر یہ مسیحیت مبارک ہو۔ اللہ نے تمہاری عمر کو ضائع کیا اور مسلمانوں کی عمر عزیز کا ناحق خون کیوں کرتے ہو۔

گر از یں بار باز ہم پیچی سرے
بر تو شد نفریں رب اکبرے

المشتہر! عبدالحق غزنوی از امرتسر (پنجاب) ۲۶؍شوال ۱۳۱۰ھ

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۲۰، ۳۲۵ حاشیہ)

مولانا عبدالحق غزنوی کے اس اشتہار میں حافظ محمد یوسف مرزائی کے ساتھ مباہلہ کا ذکر ہے۔ اس سے مولانا عبدالحق غزنوی کا مباہلہ ہوا۔ یہ حافظ محمد یوسف مرزا قادیانی کا مخلص مرید تھا۔ مرزا قادیانی نے اس کی بہت تعریفیں کیں۔ لیکن خدا کا کرنا مباہلہ کے بعد مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگیا۔ اس کی تفصیل تحفہ قادیانیت جلد اول میں حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے لکھی ہے۔

مولانا عبدالحق غزنوی سے مرزا قادیانی کا مباہلہ ہوا۔ مرزا قادیانی مولانا عبدالحق غزنوی کی زندگی میں مرگیا۔ مولانا عبدالحق غزنوی مرزا قادیانی کے بعد سالہا سال زندہ رہے۔ اس کی تفصیل رئیس قادیان میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (باقی آئندہ)

خنساء کی روایت زندہ ہے (رضی اللہ عنہا)!

اعجاز احمد سنگھانوی

کہا جاتا ہے کہ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ مولانا تاج محمودؒ کی زندگی ایسے واقعات سے پرنظر آتی ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ ۱۹۵۳ء کی تحریک کا بھی ہے۔ جب مولانا جامع مسجد کچہری بازار لائل پور (فیصل آباد) میں شمع رسالت کے پروانوں کے ایک مجمع سے خطاب کر رہے تھے۔ وہ قادیانی امت اور اس کے تحفظ کے لئے حکومت وقت کے کئے گئے اقدامات کے خلاف بپھرے ہوئے اس مجمع سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو سول نافرمانی کی ترغیب دے رہے تھے۔ مولانا تاج محمودؒ کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی یہ آواز مسجد کی گیلری میں کھڑی ایک خاتون بھی ہمہ تن گوش ہوکر سن رہی تھی کہ مولانا کے شدت جذبات سے مغلوب ہوکر اپنی گود کے بچہ کو منبر کی طرف اوپر سے (جہاں مولانا کھڑے ہوکر تقریر کر رہے تھے) مولانا کی طرف اچھال دیا اور کہا، مولوی صاحب میرے پاس ایک یہی سرمایہ ہے، اسے سب سے پہلے حضورﷺ کی آبرو پر قربان کردو۔ یہ کہہ کر وہ عورت الٹے پاؤں باہر کی طرف چل دی۔

اس وقت سارا مجمع دھاڑیں مار کر رو رہا تھا۔ خود مولانا کی آواز گلوگیر اور رندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے کہا لوگو! اس بی بی کو جانے نہ دینا، اسے بلالاؤ۔ چنانچہ اس خاتون کو بلایا گیا اور مولانا نے اپنے قدموں میں بیٹھے اپنے معصوم اکلوتے بیٹے طارق محمودؒ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ بی بی سب سے پہلے گولی تاج محمود کے سینے سے گذرے گی۔ پھر میرے اس بچے کے سینے سے۔ پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے اور جب یہ سب قربان ہوجائیں تو اپنے بچے کو لے کر آنا اور اللہ کے پیارے نبیﷺ کی عزت پر قربان کردینا۔ یہ کہا اور وہ بچہ اس عورت کے حوالہ کردیا۔

اشاریہ ماہنامہ "لولاک"

(جلد ۱۱ شمارہ ۱ تا ۱۲، سال ۱۴۲۸ھ)

مرتب: محمد شاہد حنیف

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ امابعد!

ماہنامہ لولاک کی گیارھویں جلد ختم ہو کر بارھویں کا آغاز ہو چکا تھا کہ محترم جناب محمد حنیف شاہد انچارج شعبہ کمپیوٹر اقبال اکادمی لاہور نے کمال محبت سے گیارھویں جلد ماہنامہ لولاک کا مکمل وجامع اشاریہ مرتب کر کے ارسال فرمایا۔ اسے ہم اس شمارہ میں بصد شکریہ شائع کر رہے ہیں۔ جو دوست ماہنامہ لولاک کی جلدیں محفوظ رکھتے ہیں وہ اس شمارہ سے اشاریہ کی کاپی علیحدہ کر کے جلد گیارہ کے اول میں لگا کر جلد کرالیں۔ تو ان کے لئے اس جلد سے استفادہ کرنا بہت آسان اور سہل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین ...... ادارہ!

قرآن وحدیث

عبدالمنان معاویہ	قول مقبول فی حجت حدیث رسول ﷺ	جلد ۱۱ شمارہ ۱۲	۱۳-۱۷
شمشاد حسین، سید	سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت	جلد ۱۱ شمارہ ۴	۲۰
ندیم قاسمی	قرآن بلند کرتا ہے	جلد ۱۱ شمارہ ۵	۳۸
شمشاد حسین، سید	عجیب وغریب قرآنی واقعہ	جلد ۱۱ شمارہ ۶	۴۵-۴۷
زاہد الراشدی، مولانا	پیارے نبی کے میٹھے بول [چند احادیث]	جلد ۱۱ شمارہ ۷	۹-۱۳
احمد سعید دہلویؒ	چہل احادیث — تلاوت قرآن اور متعدد سورتوں کے فضائل	جلد ۱۱ شمارہ ۹	۱۲-۱۶

فقہی مسائل

محمد عبداللہ	کونڈوں کی حقیقت	جلد ۱۱ شمارہ ۷	۳۳-۳۵
ادارہ	رؤیت ہلال — کا مجرب وآسان فارمولا	جلد ۱۱ شمارہ ۹	۵۷
اللہ وسایا، مولانا	خوابوں کی شرعی حیثیت	جلد ۱۱ شمارہ ۱۰	۱۹-۲۸

عقیدہ توحید و آخرت

محب الحق حسینی	الا اللہ......یعنی اللہ کے سوا!—— [۲/اقساط]	جلد۱۱شمارہ۱،ص۲۹-۳۳/جلد۱۱شمارہ۲،ص۲۲-۲۶	
شمشاد حسین، سید	محشر میں پانچ اہم سوالات	جلد۱۱شمارہ۲	۴۱
ادارہ	مدد صرف اللہ ہی سے کیوں؟ از رب نواز حنفی	جلد۱۱شمارہ۵	۵۶

عظمتِ ختم نبوت

محمد اسماعیل شجاع آبادی	مسئلہ ختم نبوت کے عظیم الشان دلائل	جلد۱۱شمارہ۴	۴۵
لال حسین اخترؒ	سراجاً منیراً—— مسئلہ ختم نبوت، علم و عقل کی روشنی میں [خطاب]	جلد۱۱شمارہ۸	۲۷-۳۱
مختار حسین فاروقی	انسدادِ توہین رسالت اور (معطل) جسٹس افتخار چودھری کا کردار	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۷-۳۸
اللہ وسایا، مولانا	تحفظ ناموس رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈیننس [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۲	۴
منظور احمد نعمانیؒ	ناموسِ رسالت اور سرفروشان اسلام	جلد۱۱شمارہ۲	۱۸-۲۱
ادارہ	تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۲۹۵سی میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے	جلد۱۱شمارہ۷	۵۶
زاہد الراشدی، مولانا	ملعون رشدی کی پذیرائی—— توہین رسالت قوانین پر بحث کا بہانہ	جلد۱۱شمارہ۸	۱۰-۱۲
ادارہ	تحفظ ختم نبوت 'اہمیت اور فضیلت' از محمد متین خالد	جلد۱۱شمارہ۸	۵۶

عبادات

اعجاز احمد سنگھانوی	قبولیتِ دعا میں تاخیر کی حکمت	جلد۱۱شمارہ۵	۰
جمیل احمد تھانویؒ	شب برات کی فضیلت	جلد۱۱شمارہ۸	۳۶-۳۹
مجیب الرحمٰن	اعتکاف—— فضائل و مسائل	جلد۱۱شمارہ۹	۳۳-۴۰
محمد منصور احمد	رمضان اور معرکہ حق و باطل	جلد۱۱شمارہ۹	۵۱
محمد میاںؒ، سید	تکبیر اور تعبیر شعائر کا مقدس دن—— عید	جلد۱۱شمارہ۹	۳۰-۳۲
سلیمان ندویؒ، سید	حج کے فوائد و مصالح	جلد۱۱شمارہ۱۰	۲۹-۳۴
سلیمان ندوی، سید	حج کے فوائد و مصالح	جلد۱۱شمارہ۱۱	۱۵-۱۹

شعر و ادب

محمد علی جوہرؒ	کربلا کے بعد [نظم]	جلد۱۱شمارہ۱	۰
عبداللہ حاصل پور	نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جلد۱۱شمارہ۳	۰
نفیس الحسینی، شاہ	چھا رہی گھٹا مدینے کی [نظم]	جلد۱۱شمارہ۴	۴۵

خالد الحسینی	ماہنامہ لولاک ملتان [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۵	۱۳
شورش کاشمیری	عجمی اسرائیل [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۶	۳۲
عبدالعزیز، قاری	یہ دین قادیانی جاودانی ہو نہیں سکتی [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۷	۴۷
نصیر احسن	حدیث دل [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۷	۲۰
منظر گجراتی	آہ! قاضی احسان احمد شجاع آبادی [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۸	۵۶
ادارہ	منظر رمضان المبارک کا [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۱۰	۱۲
ظفر علی خانؒ	قادیانیت [نظم]	جلد ۱ شمارہ ۱۱	۲۹
....	حمد باری تعالیٰ	جلد ۱ شمارہ ۱۱	۰
....	نعت النبی ﷺ	جلد ۱ شمارہ ۱۲	۰

اسلام کا معاشرتی نظام

عبدالحی عارفی	برے اخلاق	جلد ۱ شمارہ ۲	۲۷-۲۸
محمد اکرم طوفانی	معاملات کی صفائی	جلد ۱ شمارہ ۲	۳۸-۴۰
محمد طیبؒ، قاری	صحبت کا اثر	جلد ۱ شمارہ ۲	۲۹-۳۷
اعجاز الحق، مولانا	آج پریشانی کیوں؟	جلد ۱ شمارہ ۳	۲۷-۲۸
عبدالحی عارفیؒ	اعلیٰ اخلاق کے حامل بنو	جلد ۱ شمارہ ۳	۱۷-۲۱
محمد اکرم طوفانی	صفائی معاملات اور حقوق کی ادائیگی	جلد ۱ شمارہ ۳	۲۰-۲۲
صدیق احمدؒ، قاری	معاشرتی اصلاح کے متعلق چند زریں ہدایات [بشکریہ ندائے شاہی]	جلد ۱ شمارہ ۴	۶-۱۲
محمد اکرم طوفانی	صفائی معاملات ادائیگی حقوق ---- [۲ اقساط]	جلد ۱ شمارہ ۴، ص ۱۴-۱۶ / جلد ۱ شمارہ ۵، ص ۱۷-۱۹	
عاشق الٰہیؒ، مفتی	کام کی باتیں	جلد ۱ شمارہ ۷	۲۹-۳۱
عائشہ صدیقی	اولاد آدم علیہ السلام کے لیے شیطان کے مکر و فریب	جلد ۱ شمارہ ۹	۴۸-۵۰
ادارہ	تمام العنایة فی الفرق بین صریح الاطلاق و الکنایة از ہاشم ٹھٹھوی	جلد ۱ شمارہ ۶	۵۵

تصویر وطن

اللہ وسایا، مولانا	بسنت سپریم کورٹ پنجاب حکومت [اداریہ]	جلد ۱ شمارہ ۲	۳
اللہ وسایا، مولانا	کبوتر-بلی-حکومت-عوام (ملکی حالات کی دگرگوں صورت حال) [اداریہ]	جلد ۱ شمارہ ۳	۳-۴
عزیز احمد، مولانا	صوبہ سرحد میں فرقہ وارانہ فسادات [اداریہ]	جلد ۱ شمارہ ۵	۳
عزیز احمد، مولانا	مولانا فضل الرحمٰن کے گھر پر راکٹ باری [اداریہ]	جلد ۱ شمارہ ۵	۳

عزیز احمد، مولانا	وفاقی وزیر داخلہ پر خونی حملہ [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۵	۴
عزیز احمد، مولانا	صدر مملکت! اسلامی تعلیمات کو مسخ نہ کریں [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۶	۳-۵
اللہ وسایا، مولانا	چیف آف آرمی اسٹاف — توجہ فرمائیں [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۱۰	۴
دارالافتاء کراچی	فلم ”خدا کے لیے“ پر پابندی عائد کی جائے	جلد۱۱شمارہ۱۰	۹-۱۲
مختار حسین فاروقی	انسداد توہین رسالت اور (معطل) جسٹس افتخار چودھری کا کردار	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۷-۳۸
ادارہ	جناب حنیف شاہد رام پوری پر قاتلانہ حملہ اور بیٹی کا قتل	جلد۱۱شمارہ۱۲	۵۴
ادارہ	شعبہ نصاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے چٹھی	جلد۱۱شمارہ۱۲	۵۶
سعید احمد جلال پوری	فلم ”خدا کے لیے“ قہر الٰہی کو دعوت	جلد۱۱شمارہ۱۲	۱۸-۲۳
عزیز احمد	کیا ہم آزاد اور باوقار قوم ہیں! [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۱۲	۳-۴

سانحہ لال مسجد و جامعہ حفصہ

عرفان صدیقی	ایک دردمندانہ اپیل — سانحہ لال مسجد و جامعہ حفصہ [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۴	۳-۵
محمد حنیف	وفاق المدارس کا اہم اعلامیہ	جلد۱۱شمارہ۵	۵۱-۵۳
ادارہ	سانحہ اسلام آباد	جلد۱۱شمارہ۸	۵۵
اصغر عبداللہ	لال مسجد حکومتی موقف — ایک معمہ	جلد۱۱شمارہ۸	۱۳-۱۸
اللہ وسایا، مولانا	سانحہ اسلام آباد — سانحہ لال مسجد و جامعہ حفصہ [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۸	۳-۴
محمد اسماعیل شجاع آبادی	سانحہ لال مسجد	جلد۱۱شمارہ۸	۱۹-۲۰
’دفتر وفاق المدارس‘	سانحہ لال مسجد اور وفاق المدارس کا موقف	جلد۱۱شمارہ۸	۲۱-۲۳
ادارہ	وفاق المدارس کی سانحہ جامعہ حفصہ پر پریس کانفرنس	جلد۱۱شمارہ۸	۲۴-۲۶
اشتیاق احمد	خوفناک سازش [سانحہ لال مسجد]	جلد۱۱شمارہ۹	۵۴

دعوت و تزکیۂ نفس

ابراہیم یوسف رنگونی	صدقۂ جاریہ کے اعمال	جلد۱۱شمارہ۳	۲۴-۲۶
شمشاد حسین، سید	حضرت جنید بغدادیؒ کا پہلا وعظ	جلد۱۱شمارہ۴	۱۳
ادارہ	موت سے پہلے حضرت امام مالکؒ کا علماء سے خطاب	جلد۱۱شمارہ۵	۱۱-۱۳
جمیل احمد سواتی	ارشادات مولانا محمد یوسف دہلوی	جلد۱۱شمارہ۵	۳۱-۳۳
ادارہ	حلاوۃ الفم بذکر جوامع الکلم از ہاشم ٹھٹھویؒ	جلد۱۱شمارہ۶	۵۶

سیرت انبیا کرام

عائشہ صدیقی	سیّدنا حضرت نوح علیہ السلام	جلد۱۱شمارہ۳	۲۹-۳۳
محمد شفیعؒ، مفتی	اخلاق نبوی ﷺ کے چند نمونے	جلد۱۱شمارہ۳	۶-۹
محمد عابد	نبی کریم ﷺ کا ننھیالی نسب مبارک	جلد۱۱شمارہ۴	۰
ادارہ	سیّد انبیاء ﷺ کے دربار عالیہ میں غیر مسلم مشاہیر کا نظرانہ عقیدت	جلد۱۱شمارہ۷	۱۴-۱۵
نور الحسن بخاریؒ	سابق انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کی شہادت	جلد۱۱شمارہ۸	۳۲-۳۵
عبدالرؤف داناپوری	غزوۂ بدر	جلد۱۱شمارہ۹	۱۷-۲۶
شجاعت علی شاہ	حیات عیسیٰ علیہ السلام —— قسط نمبر۱	جلد۱۱شمارہ۱۲	۳۶-۴۰

سیرت صحابیات

عبدالعلی فاروقی	حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا	جلد۱۱شمارہ۵	۸-۱۰
محمد امین	ایک بہادر ماں —— سیّدہ خنساء رضی اللہ عنہا	جلد۱۱شمارہ۵	۳۶-۴۷
علی اصغر چودھری	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا	جلد۱۱شمارہ۶	۲۳-۲۴
محمد طیب، مفتی	اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	جلد۱۱شمارہ۱۰	۵-۸

سیرت صحابہ کرام

عبدالعزیز، قاری	سیرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ —— [۲ر اقساط]	جلد۱۱شمارہ۱،ص ۱۱-۱۵/جلد۱۱شمارہ۲،ص ۷-۱۳	
محمد محشر حسینی	شمع نبوت کے پروانے [سیرت صحابہ کا ایک گوشہ]	جلد۱۱شمارہ۱	۲۷-۲۸
ادارہ	سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	جلد۱۱شمارہ۲	۱۴-۱۷
شمشاد حسین، سیّد	صحابہ اکرام کا اعتدال	جلد۱۱شمارہ۳	۲۳
عبداللہ فارانی	صحابی رسول حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ	جلد۱۱شمارہ۳	۱۸-۱۹
عطاء الرحمٰن خانوخیل	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	جلد۱۱شمارہ۵	۳۵-۴۵
محمد اسحاق، حافظ	صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وعفت	جلد۱۱شمارہ۵	۱۴-۱۶
ظفیر الدین	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت	جلد۱۱شمارہ۶	۶-۱۰
عبدالرحیم	حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ	جلد۱۱شمارہ۶	۱۴-۱۸
عبداللہ البرنی	مؤذن بارگاہ رسالت —— حضرت بلال رضی اللہ عنہ	جلد۱۱شمارہ۶	۲۱-۲۲
عبداللہ فارانی	صحابی رسول ﷺ —— سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	جلد۱۱شمارہ۶	۱۱-۱۳
ابن حجر مکیؒ	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب	جلد۱۱شمارہ۷	۲۴-۲۸

دوست محمد قریشیؒ	سیدنا حضرت عثمان غنیؓ ذوالنورین	جلد۱۱شمارہ۷	۲۰-۱۶
مقبول الرحمٰن	حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ	جلد۱۱شمارہ۷	۲۳-۲۱
عبداللہ فارانی	حضرت ہمام ابن ثعلبہؓ	جلد۱۱شمارہ۸	۹-۷
جلیل راغبی	حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ	جلد۱۱شمارہ۹	۱۱-۵
عبداللہ فارانی	حضرت زید بن ثابت انصاریؓ	جلد۱۱شمارہ۹	۴۷-۴۵
عبداللہ فارانی	ابوطلحہ زید بن سہل انصاریؓ	جلد۱۱شمارہ۱۱	۱۴-۱۱
ادارہ	صحابہ کرامؓ سے محبت	جلد۱۱شمارہ۱۲	۳۵-۳۲
اعزاز الحسن	حضرت بلالؓ	جلد۱۱شمارہ۱۲	۲۶-۲۴
عبداللہ فارانی	حضرت عمرو بن جموحؓ	جلد۱۱شمارہ۱۲	۷-۵
ادارہ	اصحاب محمدؐ کا مدبرانہ دفاع از بشیر احمد حصاروی	جلد۱۱شمارہ۵	۵۶

صاحبزادہ طارق محمودؒ

منظور احمد نعمانیؒ	ناموسِ رسالت اور سرفروشان اسلام	جلد۱۱شمارہ۲	۲۱-۱۸
مبشر محمود	مجاہد کی مسافت و منزل — بیاد صاحبزادہ طارق محمود	جلد۱۱شمارہ۴	۲۲-۲۱
محمد بشیر	صاحبزادہ طارق محمود — نقیب ختم نبوت	جلد۱۱شمارہ۴	۱۹-۱۷
خالد عمران	صاحبزادہ طارق محمود بھی رخصت ہوئے	جلد۱۱شمارہ۷	۵۱-۵۰
محمد ندیم	مدیر لولاک صاحبزادہ طارق محمود کی یاد میں پہلا تعزیتی جلسہ	جلد۱۱شمارہ۱۰	۵۶-۵۴
محمد طاہر	صاحبزادہ طارق محمودؒ	جلد۱۱شمارہ۱۱	۴۱-۳۹

دیگر شخصیات

محمد اسماعیل شجاع آبادی	حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر — حیات و خدمات	جلد۱۱شمارہ۴	۲۵-۲۳
ابوالحسن علی ندویؒ	حضرت موسیٰ کاظمؒ	جلد۱۱شمارہ۵	۷-۵
محمد اسماعیل شجاع آبادی	عامر چیمہ شہید — حیات و خدمات	جلد۱۱شمارہ۵	۵۰-۴۹
محمد ثاقب	علامہ محمد احمد لدھیانویؒ — حیات و خدمات	جلد۱۱شمارہ۶	۲۰-۱۹
شمشاد حسین، سید	علمی معجزے کا امتیاز [سیرت النبیؐ کا ایک ورق]	جلد۱۱شمارہ۷	۳۲
محمد طیب، حافظ	تذکرۃ الاکابر — سوانح مولانا عبدالخالق غجدوانیؒ اور ان کے ملفوظات	جلد۱۱شمارہ۷	۳۸-۳۶
عبدالوہاب جالندھری	۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	جلد۱۱شمارہ۸	۳۱
ادارہ	مفتی شہاب الدین پوپلزئی کا ماہانہ درس قرآن	جلد۱۱شمارہ۱۰	۵۳-۵۲

عبیداللہ الاسعدی	حضرت ربیع بن خثیمؒ	جلد۱۱شمارہ۱۰	۱۳-۱۸
ادارہ	خطبات حضرت جی (محمد یوسف کاندھلویؒ) [مرتب: محمد اسحاق]	جلد۱۱شمارہ۲	۱۷
ادارہ	کمالاتِ عثمانیؒ (سوانح شبیر احمد عثمانی) از انوار الحسن شیرکوٹی	جلد۱۱شمارہ۲	۱۷
ادارہ	ریحان عترت (تذکرے) از سیّد نفیس الحسینی	جلد۱۱شمارہ۵	۵۶
ادارہ	خطبات حکیم العصر (جلد پنجم) از عبدالمجید لدھیانوی [مرتب ظفر اقبال]	جلد۱۱شمارہ۸	۵۶

وفیات

اللہ وسایا، مولانا	حضرت مولانا محمد یعقوب چنیوٹی بھی چل بسے	جلد۱۱شمارہ۱	۳۵-۳۶
ادارہ	مولانا محمد اشرف کی وفات	جلد۱۱شمارہ۲	۲۱
ادارہ	مولانا نصیب علی شاہ کی وفات	جلد۱۱شمارہ۲	۲۱
اللہ وسایا، مولانا	حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کی والدہ کا انتقال [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۲	۵
ادارہ	اظہار تعزیت [حکیم عبدالرشید انور کی اہلیہ کی وفات]	جلد۱۱شمارہ۳	۵۵
محمد اسماعیل شجاع آبادی	حکیم حسن محمد چشتی بھی چل بسے	جلد۱۱شمارہ۳	۴۱
ادارہ	جناب غلام محمد بھٹہ کی وفات	جلد۱۱شمارہ۴	۵۴
ادارہ	قاری عبدالخالق کی والدہ کی وفات	جلد۱۱شمارہ۵	۱۹
ادارہ	چودھری محمد رفیق آرائیں کے سالے کی وفات	جلد۱۱شمارہ۶	۵۶
ادارہ	خانقاہ سراجیہ کے مدرس قاری ریحان اللہ کے چچا کی وفات	جلد۱۱شمارہ۶	۱۳
ادارہ	ڈاکٹر عبدالستار گولاڑچی کے والدین کی وفات	جلد۱۱شمارہ۶	۳۰
ادارہ	مولانا عبدالعلیم چنہ کی وفات	جلد۱۱شمارہ۶	۱۳
اللہ وسایا، مولانا	حضرت مولانا قاری محمد اخترؒ کا وصال	جلد۱۱شمارہ۶	۴۲-۴۳
عزیز احمد، مولانا	حافظ عبدالرشیدؒ کندیاں کی وفات	جلد۱۱شمارہ۶	۳-۵
عزیز احمد، مولانا	مفتی ظفر الحق کے والدِ گرامی کی وفات	جلد۱۱شمارہ۶	۵
ادارہ	حکیم محمد عاشق کے ماموں کا انتقال	جلد۱۱شمارہ۷	۱۳
ادارہ	شکیل صدیقی کی وفات	جلد۱۱شمارہ۷	۱۳
اللہ وسایا، مولانا	یادگار اسلاف مولانا عبدالحیؒ جام پوری کا وصال	جلد۱۱شمارہ۷	۴۸
ادارہ	محمد زمان خان اچکزئی کی رحلت	جلد۱۱شمارہ۸	۵۵
ادارہ	مفتی زین العابدین کے چھوٹے بھائی کا انتقال	جلد۱۱شمارہ۸	۱۸

اللہ وسایا، مولانا	آہ! مولانا مفتی غلام قادرؒ کی وفات	جلد۱۱شمارہ۸	۴۰-۴۳
ادارہ	مولانا درمحمد ہنگورجہ کا انتقال	جلد۱۱شمارہ۹	۴۳
ادارہ	مولانا سراج الدین کا وصال	جلد۱۱شمارہ۹	۵۶
ادارہ	مولانا صدیق خان کا وصال	جلد۱۱شمارہ۹	۵۶
ادارہ	مولانا غلام مصطفیٰ کے والدِ گرامی کا وصال	جلد۱۱شمارہ۹	۵۶
ادارہ	مولانا فقیر محمد کی اہلیہ کا وصال	جلد۱۱شمارہ۹	۵۶
ادارہ	میاں ارشد علی اجنالوی کے بیٹے کا انتقال	جلد۱۱شمارہ۹	۴۳
اللہ وسایا، مولانا	حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی کا سانحہ ارتحال [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۹	۳
اللہ وسایا، مولانا	صاحبزادہ طارق محمودؒ کی یاد میں تعزیتی اجلاس [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۹	۳
اللہ وسایا، مولانا	قاری محمد اسجد مدنی کی رحلت	جلد۱۱شمارہ۱۰	۴۷-۴۸
اللہ وسایا، مولانا	مولانا کریم بخشؒ کمل پوری سے وابستہ چند یادیں	جلد۱۱شمارہ۱۰	۳۸-۴۶
ادارہ	بابو عبدالرشید فیصل آبادی کا وصال	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۶
ادارہ	قاری سید یحییٰ ہمدانی کی والدہ کا انتقال	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۶
ادارہ	مولانا محمد قاسم ڈیرویؒ کا وصال	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۸
اللہ وسایا، مولانا	مولانا سید محمد امین شاہؒ کی جدائی کا غم	جلد۱۱شمارہ۱۱	۲۷-۲۹
اللہ وسایا، مولانا	مولانا محمد اختر صدیقیؒ کا وصال	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۰-۳۲
ادارہ	وفیات	جلد۱۱شمارہ۱	۲۸
ادارہ	وفیات	جلد۱۱شمارہ۲	۳۷
اللہ وسایا، مولانا	آہ! حضرت مولانا عبداللہ احمد پوری	جلد۱۱شمارہ۲	۴۳
ادارہ	دعائے مغفرت فوت شدگان	جلد۱۱شمارہ۵	۵۴
تاریخ			
اسلم اعوان	گہوارہ علم و فضل — بہاولپور کی یادیں	جلد۱۱شمارہ۳	۳۳-۳۷
محمد رمضان، مولانا	ربیع الاول کے اہم واقعات	جلد۱۱شمارہ۳	۱۰-۱۱
محمد شفیعؒ، مفتی	فضائل بیت اللہ مع تاریخ تعمیر	جلد۱۱شمارہ۱۲	۲۷-۳۱
تقابل ادیان			
محمد صدیق، مولانا	تحریک اتحاد بین المذاہب اسلام کے آئینے میں [گوئٹے انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام سیمینار کا جائزہ]	جلد۱۱شمارہ۱	۱۶-۲۶

عیسائیت

احتشام الحق، مفتی	مکران ڈویژن پر عیسائیت کی یلغار اور این جی اوز کا کردار	جلد۱۱شمارہ۱	۴۶-۵۴
محمد اقبال رنگونی	عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کی موت کی قادیانی پیش گوئی	جلد۱۱شمارہ۶	۲۵-۳۰
لال حسین اخترؒ	مسیحی اعتراضات کا علمی جائزہ قسط —[۲/اقساط]	جلد۱۱شمارہ۱۱، ص۲۰-۲۶/جلد۱۱شمارہ۱۲، ص۸-۱۲	

قادیانیت

سعید احمد جلال پوری	قادیانیت کا مکروہ چہرہ [کینیڈین قادیانیوں کے سوالات]	جلد۱۱شمارہ۱	۳۷-۴۴
اللہ وسایا، مولانا	سعودی عرب میں سو سے زائد قادیانی گرفتار [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۱	۳-۸
محمد عمر فاروق	مرزائی عذاب الٰہی میں [خوشاب کے ایک مرزائی کا واقعہ]	جلد۱۱شمارہ۱	۴۵
ادارہ	حیدرآباد تھل میں قادیانی فتنہ کی روک تھام کے سلسلہ میں کارروائی	جلد۱۱شمارہ۲	۵۵
ادارہ	قادیانیت کے سلسلے میں مولانا ظفر علی خان کا کھلا خط بنام جارج پنجم	جلد۱۱شمارہ۲	۴۳-۵
ادارہ	قائم مقام قادیانی سپرنٹنڈنٹ جیل فیصل آباد کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ	جلد۱۱شمارہ۲	۴۰
عنایت اللہ نسیم	مولانا ظفر علی خانؒ اور فتنۂ قادیانیت —[۳/اقساط]	شمارہ۲، ص۴۸-۵۴/شمارہ۳، ص۴۱-۴۷/شمارہ۴، ص۳۲-۳۸	
غلام جیلانی برق	قادیانیوں سے مناظرہ	جلد۱۱شمارہ۲	۳۶-۴۷
سلیم شاہ	امت مسلمہ سے ایک دردمندانہ اپیل [بسلسلہ قادیانیوں سے تعلقات]	جلد۱۱شمارہ۳	۴۸-۴۹
مشتاق احمد چنیوٹی	تحریفِ قرآن کی ایک نئی سازش [قادیانی قاضی عطا کی منظوم تالیف کا جائزہ]	جلد۱۱شمارہ۴	۳۹-۴۴
اللہ وسایا، مولانا	مرزا ناصر کو دعوتِ اسلام [خطاب]	جلد۱۱شمارہ۵	۲۰-۳۰
تاج محمد سومرو	تھرپارکر میں قادیانی مشینری کا ڈھانچہ	جلد۱۱شمارہ۶	۳۱-۳۲
نور الحسن بخاریؒ	مرزا قادیانی اور محمد علی لاہوری	جلد۱۱شمارہ۶	۴۸
اشتیاق احمد	تین سوال [گوشۂ اطفال]	جلد۱۱شمارہ۷	۴۶
ادارہ	انجمن احمدیہ (قادیانی) کے پاس زمینوں کے کاغذات طلب کرانے پر پابندی لگائیں	جلد۱۱شمارہ۷	۵۶
ادارہ	چناب نگر میں قادیانیوں کا میدانِ مناظرہ سے فرار	جلد۱۱شمارہ۷	۵۴
ادارہ	قادیانی اساتذہ کو سکولوں سے فارغ کیا جائے	جلد۱۱شمارہ۷	۵۵
ادارہ	بھکر کے غیور مسلمانوں کی قادیانیت کے مقابلہ میں فتح	جلد۱۱شمارہ۸	۵۲
ادارہ	مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ نکالنا	جلد۱۱شمارہ۸	۵۳
طالوت، علامہ	چٹ پٹے حقائق! [قادیانیت]	جلد۱۱شمارہ۹	۴۱-۴۴
محمد اسماعیل شجاع آبادی	مرزا غلام احمد قادیانی احادیث وواقعات کی روشنی میں	جلد۱۱شمارہ۹	۴۱-۴۲

محمد اسماعیلؒ، مولانا	مرزا غلام احمد احادیث اور واقعات کی نظر میں	جلد۱۱شمارہ۹	۴۱-۴۲
اشتیاق احمد	مرزائیت کا چہرہ [گوشۂ اطفال]	جلد۱۱شمارہ۱۰	۴۸
اللہ وسایا، مولانا	چیف منسٹر پرویز الٰہی توجہ فرمائیں — محکمہ تعلیم اور قادیانی [اداریہ]	جلد۱۱شمارہ۱۰	۳
محمد اقبالؒ، علامہ	قادیانی اور جمہور مسلمان [ماخوذ از حرف اقبال]	جلد۱۱شمارہ۱۰	۳۵-۳۷
ادارہ	ساہیوال میں قادیانی عبادت گاہ کا تنازعہ	جلد۱۱شمارہ۱۱	۱۴
ادارہ	قادیانی الاٹمنٹ کی تحقیقات کی جائے	جلد۱۱شمارہ۱۱	۵۷
ادارہ	قادیانی جماعت کے ملازمین پر سوشل سیکورٹی سکیم لاگو کی جائے	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۲
ظہور احمد بگوی	قادیانی معمہ — مرزا کے کلام میں تناقضات	جلد۱۱شمارہ۱۱	۴۸-۴۹
عبدالرزاق	پاکستان کس بات پر بہت مشکور ہے؟ [بسلسلہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی]	جلد۱۱شمارہ۱۱	۳۳-۳۶
ادارہ	چوک اعظم لیہ کے مرزائی اے ایس آئی کے خلاف سیشن کورٹ میں رٹ	جلد۱۱شمارہ۱۲	۲۶
ادارہ	سدھار کے نواحی علاقہ میں سرکاری اراضی پر قادیانی قبضہ ختم کرایا جائے	جلد۱۱شمارہ۱۲	۵۴
ادارہ	مسلم نشستوں پر قادیانیوں کو الیکشن میں حصہ لینے سے روکا جائے	جلد۱۱شمارہ۱۲	۴۰
ادارہ	نذر مرزا ئے قادیانی ہے	جلد۱۱شمارہ۱۲	۵۷
ایس اے یو	اقبال اور قادیانیت از بشیر احمد — تحقیق کے نئے زاویے	جلد۱۱شمارہ۴	۲۶-۳۱
سرو سہارنپوری	اقبال اور قادیانیت از بشیر احمد [تفصیلی مطالعہ] — [۲/۱ اقساط] شمارہ۱۱،ص۵۰-۵۶/شمارہ۱۲،ص۳۵-۳۹		

قبول اسلام

ادارہ	راجن پور میں قادیانی حضور بخش کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۱	۵۶
ادارہ	کوئٹہ میں قادیانی نصر اللہ ڈار ولد اکرم اللہ ڈار کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۲	۴۷
ادارہ	بستی جاگیر گبول میں قادیانی حضور بخش دریشک کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۳	۲۶
ادارہ	چک نمبر ۲۱ (وہاڑی) کے محمد لطیف کا تین بیٹوں کے ہمراہ قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۳	۱۷
ادارہ	ربوہ (تونسہ) قادیانی فرخ شبیر ملکانی کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۳	۹
ادارہ	میرپور خاص میں قادیانی محمد شریف ولد خوشی محمد کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۴	۱۶
ادارہ	موٹن چانڈیو کے چار قادیانیوں کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۸	۱۴
ادارہ	بائیس قادیانی افراد کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۱۱	۲۶
ادارہ	لیہ میں آٹھ قادیانیوں کا قبول اسلام	جلد۱۱شمارہ۱۱	۴۷
اسماعیل اے بی	میں نے احمدیت (مرزائیت) کو کیوں ترک کی؟	جلد۱۱شمارہ۷	۳۹-۴۵

کانفرنسیں

ختم نبوت کانفرنس' زڑہ میانہ: جلد ۱۱ شمارہ ۱، ص ۵۵

ختم نبوت کانفرنس' بھکر: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۱۹

ختم نبوت کانفرنس' ساہیوال: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۴۹

ختم نبوت کانفرنس' لاہور: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵۰

ختم نبوت کانفرنس' میانوالی: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۳۳

ختم نبوت کانفرنس' جوہر آباد: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۶

ختم نبوت کانفرنس' خانیوال: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۵۶

ختم نبوت کانفرنس' صادق آباد: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۸

ختم نبوت کانفرنس' قصور: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۶

ختم نبوت کانفرنس' بدین: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۵۵

ختم نبوت کانفرنس' حیدر آباد: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۳۴

ختم نبوت کانفرنس' ٹوکوٹ: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۵۵

اجتماعات ختم نبوت راجن پور: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۵۲

ختم نبوت کانفرنس' ٹیکسلا: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۵۰

ختم نبوت کانفرنس' جھنگ: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۴۹

ختم نبوت کانفرنس' گھوٹکی: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۴۹

پیغمبر کانفرنس' چوکی: جلد ۱۱ شمارہ ۷، ص ۵۳

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس' میرپور خاص: جلد ۱۱ شمارہ ۷، ص ۵۲

ختم نبوت کانفرنس' پشاور: جلد ۱۱ شمارہ ۸، ص ۴۴

ختم نبوت کانفرنس' اوکاڑہ: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵۵

ختم نبوت کانفرنس' پاکپتن: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵۲

ختم نبوت کانفرنس' شیخوپورہ: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵۱

ختم نبوت کانفرنس' لیہ: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۳۳

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس' چیچہ وطنی: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۷

ختم نبوت کانفرنس' خان پور: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۹

ختم نبوت کانفرنس' رحیم یار خان: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۹

ختم نبوت کانفرنس' فیصل آباد: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۶

ختم نبوت کانفرنس' لیاقت پور: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۴۸

ختم نبوت کانفرنس' ٹنڈو اللہ یار: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۳۴

ختم نبوت کانفرنس' کنری: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۳۵

اجتماعات ختم نبوت ڈیرہ غازی خاں: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۵۱

ختم نبوت کانفرنس' پنوں عاقل: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۴۹

ختم نبوت کانفرنس' جھنگ: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۴۷

ختم نبوت کانفرنس' جھنگ: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۴۹

قلندر آباد، داتہ، مانسہرہ میں ختم نبوت کانفرنسیں: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۴۹

ختم نبوت کانفرنس' حافظ آباد: جلد ۱۱ شمارہ ۷، ص ۵۴

پشاور میں تبلیغی اجتماع: جلد ۱۱ شمارہ ۸، ص ۵۳، ۵۴

ختم نبوت کانفرنس' کوئٹہ: جلد ۱۱ شمارہ ۸، ص ۹

ختم نبوت کانفرنس' لورالائی: لد۱۱شمارہ۸،ص۹ — دوروزہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس' کوئٹہ: جلد۱۱شمارہ۸،ص۴۵

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور سے حضرت مولانا سیّد راشد مدنی کا ختم نبوت کانفرنس' کوئٹہ: جلد۱۱شمارہ۱۰،ص۵۱

خطاب: جلد۱۱شمارہ۹،ص۵۵

دفاع ختم نبوت کانفرنس' ٹنڈوآدم: جلد۱۱شمارہ۱۰،ص۴۹،۵۱

سالانہ کانفرنسیں

ادارہ:: چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس' ٹنڈوآدم: جلد۱۱شمارہ۴،ص۵۲۔۵۳۔۔۔ اللہ وسایا، مولانا:: بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس' برمنگھم: جلد۱۱شمارہ۸،ص۵۔۶۔۔۔ اللہ وسایا، مولانا:: چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس [اداریہ]: جلد۱۱شمارہ۱۰،ص۴۔۔۔ ادارہ:: سالانہ ختم نبوت کانفرنس' ڈیرہ اسماعیل خان: جلد۱۱شمارہ۱۰،ص۵۶ ۔۔۔ ادارہ:: الحمد للہ! چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس' چناب نگر کا انعقاد: جلد۱۱شمارہ۱۱،ص۵۶۔۔۔ ادارہ:: چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس' چناب نگر کی مکمل و تفصیلی کاروائی: جلد۱۱شمارہ۱۱،ص۳۔۱۰۔۔۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی:: آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس' چناب نگر سے مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب: جلد۱۱شمارہ۱۲،ص۵۲۔۵۴۔۔۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی:: آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس' چناب نگر: جلد۱۱شمارہ۱۲،ص۵۰۔۵۲

دورہ جات

مولانا اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ پنوعاقل: جلد۱۱شمارہ۱،ص۵۵/ دورہ ماتلی: جلد۱۱شمارہ۳،ص۴۸/ دورہ اندرون سندھ: جلد۱۱شمارہ۴،ص۵۱/ دورہ حیدرآباد: جلد۱۱شمارہ۴،ص۵۵/ تین روزہ تبلیغی دورہ: جلد۱۱شمارہ۵،ص۴۷/ لکڑمنڈی' اوکاڑہ: جلد۱۱شمارہ۶،ص۵۲/ تین روزہ تبلیغی دورہ: جلد۱۱شمارہ۸،ص۵۱...... مولانا اللہ وسایا کا دورہ لاہور کے دوران مختلف کانفرنسز سے خطاب: جلد۱۱شمارہ۳،ص۵۴/ تین روزہ خیرپور اور نوشہرو فیروز کا دورہ: جلد۱۱شمارہ۴،ص۵۰/ دورہ چوک اعظم' لیہ: جلد۱۱شمارہ۱۲،ص۵۵۔۵۶...... مولانا فیاض مدنی کا دورہ خیرپور میرس: جلد۱۱شمارہ۱،ص۵۶...... مولانا سعید احمد جلال پوری کا دورہ میرپورخاص اور کھپرو: جلد۱۱شمارہ۶،ص۵۳

اجلاس

رپورٹ سہ ماہی اجلاس مبلغین [اداریہ]: جلد۱۱شمارہ۲،ص۵۔۶/ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' لاہور میں علما کا اجلاس: جلد۱۱شمارہ۲،ص۵۳/ شبان ختم نبوت' سرگودھا کا ماہانہ اجلاس: جلد۱۱شمارہ۳،ص۵۶/ سہ ماہی اجلاس مبلغین' ملتان: جلد۱۱شمارہ۵،ص۵۴/ دفتر ختم نبوت ڈیرہ غازی خاں میں اجلاس: جلد۱۱شمارہ۷،ص۵۵/ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پشاور کے زیر اہتمام مشترکہ اجلاس: جلد۱۱شمارہ۷،ص۵۴/ رپورٹ سہ ماہی اجلاس مبلغین: جلد۱۱شمارہ۸،ص۴۷/ کل جماعتی مجلس عمل ختم نبوت چنیوٹ، چناب نگر کے علما کا اجلاس: جلد۱۱شمارہ۸، ص۵۰/ یونین کونسل ٹاؤن ون پشاور میں علما کا اجلاس: جلد۱۱شمارہ۸،ص۴۸۔۴۹

کورسز

ادارہ:: رحیم یارخان میں دس روزہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس: جلد۱۱شمارہ۹،ص۱۶۔۔۔ اللہ وسایا، مولانا:: سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس [اداریہ]: جلد۱۱شمارہ۹،ص۳۔۴

دیگر سرگرمیاں

ٹیکسلا میں مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۵۵ —— جماعتی سرگرمیاں: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۵۵ —— سہ ماہی تربیتی کنونشن ٹنڈو آدم: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۱۳ —— گمبٹ کے پریس ترجمان عبداللطیف شیخ کا بیان: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۵۵ —— مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کا انتخاب: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۴۱ —— مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں مہمان علمائے کرام کی آمد و خطاب: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۵۶ —— مولانا سید عبدالستار شاہ کی بنوں سے گرفتاری: جلد ۱۱ شمارہ ۲، ص ۵۵ —— مولانا سید عبدالستار شاہ کی بنوں سے گرفتاری اور رہائی: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵۵ —— ناموس رسالت وعقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ یوم تحفظ ختم نبوت: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵۰ —— ڈسکہ کے گاؤں کھرولیاں کا نام بحال کیا جائے [اداریہ]: جلد ۱۱ شمارہ ۳، ص ۵ —— چناب نگر کے تعلیمی اداروں کا تحفظ کیا جائے: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۳۸ —— مولانا زاہد وسیم اور مولانا محمد طیب کے تبلیغی پروگرام: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۵۲ —— مولانا فقیر اللہ کا خطبہ جمعہ: جلد ۱۱ شمارہ ۴، ص ۵۶ —— آئندہ سہ ماہی کے پروگرام: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۵۴ —— نئے مبلغین کی تقرری: جلد ۱۱ شمارہ ۵، ص ۵۴ —— دفتر ختم نبوت رحیم یار خان میں سید امین الدین پاشا کی آمد: جلد ۱۱ شمارہ ۶، ص ۵۳ —— بدین سندھ میں مجلس کی کارکردگی: جلد ۱۱ شمارہ ۸، ص ۵۳ —— تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل مسلمان لگایا جائے: جلد ۱۱ شمارہ ۹، ص ۵۶ —— ماتلی سندھ میں یوم ختم نبوت: جلد ۱۱ شمارہ ۱۰، ص ۳۷ —— کوئٹہ میں یوم ختم نبوت: جلد ۱۱ شمارہ ۱۱، ص ۱۹ —— مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی برطانیہ سے واپسی: جلد ۱۱ شمارہ ۱۱، ص ۵۷ —— الیکشن کاغذات میں ختم نبوت کے متعلق حلف نامے پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے: جلد ۱۱ شمارہ ۱۲، ص ۵۵ —— ٹنڈو آدم کے وفد کی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سے ملاقات: جلد ۱۱ شمارہ ۱۲، ص ۳۱

متفرقات

عرفان صدیقی	اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد میں 'روشن خیالی' کی برسات [ہم جنس پرستی تحریک کی بانی کا شعبہ اصول الدین میں تقرر کیوں؟]	جلد ۱۱ شمارہ ۳	۳۸-۴۰
عبدالقدیرؒ، مولانا	کتاب استخلاف یزید اور اہل سنت کا موقف	جلد ۱۱ شمارہ ۶	۳۳-۴۱
اللہ وسایا، مولانا	احتساب قادیانیت کی جلد ۱۹ کی اشاعت —— تعارف [اداریہ]	جلد ۱۱ شمارہ ۷	۳-۸
اللہ وسایا، مولانا	احتساب قادیانیت کے سلسلہ میں ضروری گزارش	جلد ۱۱ شمارہ ۹	۰
عزیز الرحمٰن جالندھری	مخدوم الصلحا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے لیے دعائے صحت	جلد ۱۱ شمارہ ۸	۰
عبدالوحید قاسمی	مکہ اور مدینہ کے خلاف یہودی سازشیں	جلد ۱۱ شمارہ ۹	۲۷-۲۹
نذر عثمانی	متفرق —— مگر اہم	جلد ۱۱ شمارہ ۹	۵۲
اللہ وسایا، مولانا	صدام حسین کی پھانسی اور ہماری ذمہ داری [اداریہ]	جلد ۱۱ شمارہ ۱۰	۹-۱۰
حبیب الرحمٰن	جھوٹے مہدی —— [۲ اقساط]	جلد ۱۱ شمارہ ۱۱، ص ۴۱-۴۴ / جلد ۱۱ شمارہ ۱۲، ص ۴۴-۴۷	
محمد حنیف	وفاق المدارس کا اہم اعلامیہ	جلد ۱۱ شمارہ ۵	۵۱-۵۳
ادارہ	الانوار لاشرفیہ فی الفوائد الصرفیہ از محمد احمد انور	جلد ۱۱ شمارہ ۶	۵۵
ادارہ	تفہیم البلاغہ شرح اردو دروس البلاغہ از محمد یار عابد	جلد ۱۱ شمارہ ۶	۵۶

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

پیچ وخم کھاتی ہوئی راہوں کو چمکاتا رہا
مہر عالم تاب رنگ ونور برساتا رہا
قرن اوّل کے صحابہؓ کی ادائے خاص میں
داستان سید الابرارؐ دھراتا رہا
عہد استبداد کی تیغ ستم کا بانکپن
اس کی شمشیر نگہ کے ڈر سے تھراتا رہا
بوذرؓ وسلمانؓ کے اوصاف کامظہر تھا وہ
اس صدی میں غیرت اسلام کا پیکر تھا وہ

شورش کاشمیریؒ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

اس زمین پر عصر حاضر کا فقیہہ بے مثال
عظمت اسلام کی تصویر دکھلاتا رہا
امت مرحوم کو دیتا رہا درس حدیث
سنت خیرالوریٰؐ کے زمزمے گاتا رہا
ضربت توحید سے اشتراک کی بنیاد و بیخ
جس طرف نکلا جہاں پہنچا وہیں ڈھاتا رہا
نام اس کا حشر تک تاریخ میں پائندہ ہے
اس مقدس بزم میں تابندہ ودرخشندہ ہے

شورش کاشمیریؒ

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

پیر طریقت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی دفتر مرکزیہ تشریف آوری

برصغیر کی معروف روحانی خانقاہ دین پور شریف کے معروف پیر طریقت میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم ۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء بروز اتوار صبح نو بجے دفتر مرکزیہ ملتان تشریف لائے۔ آپ نے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ سے باہمی دلچسپی کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور کچھ دیر قیام کے بعد اپنی دعاؤں سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو نوازتے ہوئے اگلے پروگرام پر تشریف لے گئے۔

خانقاہ دین پور شریف کے بانی حضرت مولانا خلیفہ میاں غلام محمد دین پوریؒ تھے۔ خانقاہ دین پور میں آپ نے ۱۹۳۱ء، ۱۹۳۳ء میں سہ روزہ اور ایک روزہ تبلیغی اجتماعات کے لئے جلسہ عام منعقد کئے جس میں ہندوستان کی اہم دینی، مذہبی شخصیات اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔

حضرت میاں غلام محمد دین پوریؒ کی عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی و شیفتگی کا یہ عالم تھا کہ آپ مشہور زمانہ مقدمہ بہاولپور میں ہر پیشی پر تشریف لاتے تھے اور قادیانیت کے خلاف اس قانونی جنگ میں شریک تمام علمائے کرام و مشائخ عظام کی رہنمائی فرماتے تھے۔ مولانا میاں مسعود احمد دین پوری نے بتایا کہ حضرت میاں غلام محمد صاحبؒ پر برادری کے ایک صاحب نے دیوانی مقدمہ قائم کیا۔ انگریز دور میں وہ کیس چالیس سال چلتا رہا۔ مگر آپ ایک دن عدالت نہیں گئے۔ لیکن عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں دائر مقدمہ میں دین پور سے بہاولپور ہر پیشی پر تشریف لاتے تھے۔

حضرت میاں خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ کے جانشین حضرت مولانا خلیفہ میاں عبدالہادی دین پوریؒ تھے۔ جنہوں نے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے وصال کے بعد شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کیا۔ حضرت میاں عبدالہادیؒ اپنے مریدوں کے ہاں جلسہ کرتے تو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو بلواتے اور ان کے خطاب میں بذات خود جلسہ گاہ میں تشریف لاتے۔ حضرت میاں عبدالہادیؒ کے بعد آپ کے جانشین اس وقت دین پور کے سجادہ نشین حضرت میاں سراج احمد دین پوری ہیں۔ آپ کئی دفعہ ملتان دفتر مرکزیہ تشریف لائے اور اپنی دعاؤں سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو سرفراز فرمایا۔ علالت کے باوجود رحیم یارخان کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی صدارت کو عزت بخشتے اور مجلس کے خدام کو غائبانہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ حضرت میاں سراج احمد دین پوری دامت برکاتہم کے صاحبزادہ حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ اپنے اکابر کی روایات کو زندہ رکھتے ہیں اور ہمیشہ مجلس کے لئے دعاگو رہتے ہیں۔ ان کی دفتر مرکزیہ تشریف آوری بھی انہیں روایات کا تسلسل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خانقاہ عالیہ دین پور شریف کی رونقوں کو قیامت کی صبح تک قائم ودائم رکھیں۔ آمین!

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

ضلعی تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنسیں

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مسئلہ ختم نبوت کی برکت سے سال نو کی پہلی سہ ماہی میں مندرجہ ذیل ضلعی ختم نبوت کانفرنسوں کا پروگرام طے کیا گیا ہے (اس میں بعض مقامات کی اہمیت کے پیش نظر علاقائی کانفرنسیں بھی شامل ہیں) مجوزہ ضلعی وعلاقائی ختم نبوت کانفرنسوں کا پروگرام یہ ہے:

۱...... یکم فروری ختم نبوت اجتماع قبل از جمعہ جھنگ

۲...... ۲/فروری ختم نبوت اجتماع دن، روڈو۔سلطان......رات احمد پور سیال

۳...... ۸/فروری ختم نبوت اجتماع قبل از جمعہ دن پیلووانیس......رات، نور پور تھل

۴...... ۱۵/فروری ختم نبوت اجتماع قبل از جمعہ چک بہوڑو ضلع شیخوپورہ

۵...... ۶، ۷/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، رحیم یار خان اور ضلع بھر کا تبلیغی دورہ

۶...... ۸/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ۔ ۷...... ۹/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، محراب پور۔

۸...... ۱۰/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، گمبٹ ۹...... ۱۱/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، سکھر۔

۱۰...... ۱۲/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، پنوں عاقل ۱۱...... ۱۳/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی۔

۱۲...... ۱۶/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، بہاولنگر ۱۳...... ۱۸/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، خانیوال

۱۴...... ۱۹/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، ساہیوال ۱۵...... ۲۰/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، پاکپتن

۱۶...... ۲۱/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، اوکاڑہ ۱۷...... ۲۲/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، جھنگ

۱۸...... ۲۳/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، خوشاب ۱۹...... ۲۴/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، میانوالی

۲۰...... ۲۵/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، بھکر ۲۱...... ۲۶/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، لیہ

۲۲...... ۲۷/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، چنیوٹ

۲۳...... ۲۸/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، دن کو چناب نگر، رات کو فیصل آباد

۲۴...... ۲۹/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، شیخوپورہ ۲۵...... ۳۰/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، لاہور۔

۲۶...... ۳۱/ مارچ ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ ۲۷...... یکم اپریل ختم نبوت کانفرنس، نارووال

۲۸...... ۲/اپریل ختم نبوت کانفرنس، گوجرانوالہ

۲۹...... ۳/اپریل ختم نبوت کانفرنس، دن کو بھمبر، رات کو گجرات

۳۰...... ۴/اپریل ختم نبوت کانفرنس، دن کو منڈی بہاؤالدین، رات کو چکوال

۳۱...... ۵/اپریل ختم نبوت کانفرنس، حافظ آباد ۳۲...... ۶/اپریل ختم نبوت کانفرنس، چیچہ وطنی

۳۳...... ۱۷/اپریل ختم نبوت کانفرنس، ملتان

اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے ان ختم نبوت کانفرنسوں کو کامیاب فرمائیں۔ جماعتی احباب و قارئین لولاک سے ان ختم نبوت کانفرنسوں کو کامیاب بنانے کی اپیل ہے۔ بھرپور شرکت سے سرفراز فرمائیں۔ ان کانفرنسوں میں ملک کے مایہ ناز شیوخ حدیث، خطیب، دانشور، محقق، قائدین اور علماء کرام کے خطاب ہوں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان فون : 061-4583486-4514122

قیمت فی شمارہ -/10 روپے
قیمت سالانہ -/100 روپے